صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 07 دسمبر 2020ء بمطابق 21 ربیع الثانی 1442 ہجری دوپہر دو بجکر چوالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَO لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَO قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَO وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

(ترجمہ): کہو کیا میں خدا کے سوا اور پروردگار تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے اور جو کوئی (برا) کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کا جانا ہے تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم کو بتائے گا اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش ہے بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ کونسچنز آور۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! کل جو بہت بڑا واقعہ ہوا ہے، ہال میں دعا کے لئے بھی کہہ رہی ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کس کے لئے دعا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہیلتھ میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے، کروالیتا ہوں، جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

خیبر ٹیچنگ ہسپتال میں آکسیجن کی عدم فراہمی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب! آج تحریک انصاف کے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے جو کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ہیلتھ میں ہم نے اتنی پراگرس کی ہے، ہم نے ایجوکیشن میں اتنی پراگرس کی ہے، پورا سسٹم جو ہے، کل آٹھ بجے رات وہاں آکسیجن ختم ہو گئی اور آفیشلی جو ریکارڈ بتا رہا ہے کہ وہ آٹھ لوگوں کی بات بتا رہا ہے کہ کے ٹی ایچ میں بھی ایسا ہوا اور بڑے مزے سے آکر ایک صاحب نے کہہ دیا کہ جی اسلام آباد سے یہ آکسیجن آتی ہے، اس وجہ سے یہ Deaths ہوئی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اگر یہ آکسیجن جو ہے، خدا کرے کہ امریکہ سے آتی ہو لیکن اس کا Backup کیوں موجود نہیں تھا؟ دوسرا میرے اندازے کے مطابق اگر یہ Centralized ہے اور یہ Centralized تھا تو مجھے بتایا جائے کہ کورونا کے مریض، اس طریقے سے جو ایمرجنسی کے مریض، سی سی یو کے مریض، آئی سی یو کے مریض اور دوسرے جو لوگ Badly ان کو آکسیجن کی ضرورت تھی تو وہ کتنی تعداد میں تھی؟ اسی طرح لیڈی ریڈنگ میں بھی مجھے آفیشل طور پر پانچ لوگوں کی اطلاع ہے لیکن وہ بھی زیادہ ہیں کیونکہ اگر سنٹرل آکسیجن ختم ہو جاتی ہے تو وہ پھر سب پر Effect ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں تو یہ سمجھ رہی تھی کہ چونکہ تحریک انصاف ہے، اس میں اگر آپ یہ کہیں گے کہ نہیں ایسا نہیں ہے اور پھر ایک دیت ہے، یہ وہ قاتلانہ حملہ ہوا ہے، قاتلانہ حملہ کورونا والوں پر بھی ہوا ہے، قاتلانہ حملہ دوسرے لوگوں پر بھی ہوا ہے، دیت کے حساب سے دس لاکھ روپے دینا میرا خیال ہے کہ یہ ایک دیت ہے، اس کا قاتل جب دیت دیتا ہے تو وہ دیت کے حساب سے دی جاتی ہے، اگر گھر والے دیت قبول کر لیں تو میرا خیال یہ تھا کہ آج میرے آنریبل منسٹر صاحب آئیں گے، ان کے ہاتھ میں استعفیٰ ہو گا اور وہ کہیں گے کہ چونکہ میں ناکام رہا ہوں، ناکامی کی بنیاد پر میں یہ استعفیٰ اس اسمبلی میں صحت کے حوالے سے

وہ پیش کرتا ہوں۔اس میں کسی ایسے بندے کو لگایا جائے کہ جو Capable ہو اور جو اس محکمہ صحت کو چلا سکے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! ہم یہاں سے تمام اپوزیشن اور اگر کسی میں ضمیر ہے تو وہ ٹریژری بنچز سے بھی اور اس نے اپنے اللہ کو جواب دینا ہے، اس میں میرا خیال ہے کہ آپ کے لیڈر نیازی صاحب بار بار کہہ رہے تھے، ریلوے کا حادثہ ہو جاتا ہے تو فلاں ملک کا منسٹر استعفیٰ دے دیتا ہے، کشتی ڈوب جاتی ہے تو فلاں منسٹر یا فلاں پرائم منسٹر استعفیٰ دے دیتا ہے، اب جناب عالی، وہ نیازی صاحب جو ریاست مدینہ کی بات کرتا ہے جو کہ ریاست مدینہ نہیں ہے، اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے منسٹر سے جبراً یا اس کی رضامندی سے اگر میرے منسٹر نے-----

(شور)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اگر میرے منسٹر میں تھوڑی سی بھی اخلاقی جرات ہے تو آج استعفیٰ دے، تھینک یو ویری مچ جناب سپیکر صاحب! آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر موقع دیا ہے-----

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> Minister for Health, to respond please?

(شور)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں، اس کے ریسپانڈ کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے، سب کو پتہ ہے، سب کو پتہ ہے-----

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> Minister for Health.

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> اب جواب لیتے ہیں، منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> نا، وہ Explain کر رہے ہیں، He will

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> جی تیمور سلیم خان!

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت):</u> میں ریکویسٹ کروں گا کہ یہ جتنی بات کرنا چاہتے ہیں وہ کر لیں، اس کے بعد میں ریسپانڈ کروں گا۔

Mr. Speaker: دیکھیں This is the responsibility of the Minster to explain.

وزیر صحت و خزانہ: جناب سپیکر! میری ریکویسٹ ہے کہ ان کو پوری بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

(شور)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں اور کوئی بات کرتا ہے تو کر لے۔ جی سردار یوسف صاحب!

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر! آج صبح یہ سن کر انتہائی دکھ ہوا ہے، سچی بات یہ ہے کہ صوبے کے ہیڈ کوارٹر اور یہاں کے ہسپتال میں مریضوں کے ساتھ جو سلوک ہوا ہے، انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حکومت کی ناک کے نیچے یہاں صوبائی گورنمنٹ ان کے جو ہسپتال ہیں، لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں، کے ٹی ایچ میں Sorry، کے ٹی ایچ اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال یہاں پر اگر مریضوں کے لئے ایسے انتظامات نہیں ہو سکتے تو آپ کیا توقع رکھ سکتے ہیں کہ صوبے کے دور دراز علاقوں میں جہاں کے ہسپتال میں انتظام ہی نہیں ہے، وہاں ڈاکٹرز ہی نہیں ہوتے، وہاں ادویات ہی نہیں ہوتیں، وہاں کس طرح اس حکومت نے انتظامات کئے ہیں؟ یہ تو بڑی داد لے رہے تھے اور آپ نے بھی اس دن داد دی ہے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو کہ انہوں نے بڑا کام کر دیا، انصاف کارڈ لوگوں میں تقسیم کر دیئے ہیں، اصل بات کارڈ تقسیم کرنے کی نہیں ہوتی، اصل بات تو مریضوں کا علاج ہوتی ہے، Equipments جو وہاں پر تھے یا ان کو جو آکسیجن کی ضرورت تھی، وہ کیوں مہیا نہیں کی جا سکی؟ اور پھر بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آکسیجن جو ان ہسپتالوں میں یہاں پشاور میں مہیا نہیں ہے تو وہاں دور دراز علاقوں میں کس طریقے سے ہو سکتی ہے؟ مانسہرہ کی میں مثال دے دیتا ہوں، وہاں ہم نے ریکویسٹ بھی کی کہ وہاں پر انتظام نہیں ہو سکا تھا، برائے مہربانی Covid-19 گزرا ہے، بہت سارے لوگ متاثر ہوئے ہیں لیکن ہم توقع کرتے تھے کہ ان ہسپتالوں میں جہاں یہ حکومت دعویٰ کرتی ہے، ہمارے منسٹر ماشاء اللہ اس لحاظ سے اٹھ کر بڑے جذبات سے تقریر بھی کرتے رہتے ہیں، نوجوان آدمی ہیں، ان کو کرنی بھی چاہیئے لیکن حقائق کو تو تسلیم کرنا چاہیئے کہ جو مریض یہاں پر واقعی آکسیجن نہ ملنے کی وجہ سے فوت ہوئے ہیں، ان کا کون ذمہ دار ہے؟ جس طرح نگہت بی بی نے کہا، واقعی یہ بھی تو قتل ہے، مریض کو داخل کر کے ان کا علاج نہ کرنا، ان کو آکسیجن نہ دینا، دوائیاں نہ دینا، یہ بھی اس کے مترادف ہے کہ جان بوجھ کر انسانیت کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے، یہ قتل کے مترادف ہے۔ اب جتنی بھی اگر بات کی جائے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ کم ہے، وہاں اگر ہسپتالوں میں

ڈاکٹرز نہیں ہیں، ادویات نہیں ہیں یا اس کے ساتھ وہاں انتظامات نہیں ہیں تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اس کی ذمہ دار گورنمنٹ ہے، یہ گورنمنٹ جو بڑے دعوے واقعی کرتی ہے، پورے ملک میں انصاف کارڈ تقسیم کر رہے ہیں، پورے صوبے کے لوگوں کو دے دیئے، دس دس لاکھ روپے ہر شخص کو علاج کے لئے ملیں گے، اب صورتحال یہ ہے کہ جو حقائق ہیں وہ آپ کے سامنے آئے ہیں، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے، حکومت اس میں ناکام ہو چکی ہے، حکومت اعتراف کرے، اگر یہ اخلاقی جرات کا مظاہرہ کرنا چاہتے، واقعی میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب بڑے پڑھے لکھے شخص ہیں، ایسے شخص سے تو یہی توقع ہو سکتی ہے کہ وہ خود یہ کہیں، لیکن یہاں پر آپ کہتے ہیں، جواب دینے اور سوال جواب کا کوئی معنی نہیں رکھتے، ہم اگر سوال کرتے ہیں تو وہ جواب دے دیتے ہیں، ہم جو بھی کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں جی ہم سب ٹھیک کر رہے ہیں، ہم اپوزیشن والے اگر کہیں کہ یہ سچ ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں، یہ تو جھوٹ ہے، یہ جھوٹ بول رہے ہیں لیکن خود ہی یعنی حقائق بولتے ہیں، یہ میں نہیں کہتا، اپوزیشن نہیں کہتی بلکہ حقائق آپ کے سامنے ہیں کہ یہ جو خبر اس وقت۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی، آپ کا پوائنٹ آ گیا، آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ جی سردار صاحب!

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> میں کہتا ہوں کہ اس کا ذمہ دار کون ہو گا اور سب سے بڑی ذمہ داری تو اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ حکومت کا ذمہ دار شخص وہ کہے کہ جب تک اس کی انکوائری نہیں آتی تو کسی کے خلاف کارروائی نہیں ہوتی، اس وقت میں یہ قلمدان ہی نہیں لینا چاہتا، جب میں اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کروں تو یہ بڑی مثال اس صورت میں ہو سکتی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔ میاں نثار گل صاحب!

<u>میاں نثار گل:</u> جناب سپیکر! میں تو پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، یہ کے ٹی ایچ میں جو واقعہ ہوا ہے، جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ میں اپوزیشن کی طرف سے بات کر رہا ہوں یا میں حکومت کی مخالفت کر رہا ہوں، دس دنوں سے میں خود ایچ ایم سی ہسپتال میں موجود ہوں، صبح سے شام تک کیونکہ میرا بھائی ادھر ایڈمٹ ہے، ساری اپوزیشن کو پتہ ہے، میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، ہم ٹی وی پر بھی دیکھتے ہیں، ادھر بھی دیکھتے ہیں کہ کورونا ایمرجنسی لگی ہوئی ہے، مریضوں کو ہم ریلیف دے رہے ہیں، خدا کے لئے ہیلتھ منسٹر کو بھی کہہ دو کہ آپ لیڈی ریڈنگ چلے جائیں، آپ کمپلیکس چلے جائیں، آپ ایچ ایم سی چلے جائیں کہ مریضوں کے ساتھ ادھر کیا حال ہے؟ ٹھیک ہے، بالکل میں مانتا ہوں کہ ملک میں کورونا ایمرجنسی ہے، بہت زیادہ تکلیف ہے لیکن یقین کریں کہ مریض سفارشیں کرتے ہیں بیڈ کے لئے، آکسیجن کے لئے وہ تو چھوڑیں کہ علاج ہو گا یا نہیں

ہو گا اور جو واقعہ ہوا ہے، مجھے بہت افسوس ہے کہ کل میں اخبار میں دیکھ رہا تھا کہ میرے ہیلتھ منسٹر صاحب گور گٹھڑی میں پرانے زمانے کی گاڑیوں کے ساتھ فوٹو گراف بنا رہے تھے اور کل مشرق میں آیا تھا کہ وہ ویڈیو بنا رہے تھے، چاہیئے تو ان کو یہ تھا کہ وہ لیڈی ریڈنگ میں چلے جاتے، چاہیئے تو یہ تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب چلے جاتے، دیکھ لیتے، آج سات آٹھ نہیں، بیس پچیس لوگ مرے ہیں اور بھی مریں گے، میں نے سنا ہے کہ جو آکسیجن کا انچارج ہے، ہسپتال میں وہ ایک ٹی ایم او ہے، اس کو چارج دیا گیا ہے، آٹھ بجے ان کو بتایا گیا تھا کہ آکسیجن نہیں ہے، صبح تین بجے تک کوئی بندوبست نہیں ہوا۔ جناب سپیکر! آپ بڑی ذمہ دار پوسٹ پر بیٹھے ہیں، یہ کرسیاں آتی جاتی رہیں گی لیکن جب ایک آدمی پیسہ جیب میں پھرا رہا ہو تو اس کے ساتھ وہ غریب کیا کرے گا؟ میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے ایک کمیٹی بنا دیں، ہسپتال میں کوئی بھی ڈاکٹر مریضوں کے پاس نہیں آتا، ٹی ایم او حضرات آتے ہیں، بالکل ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، انہوں نے کپڑے بھی پہنے ہوتے ہیں لیکن ایک ڈاکٹر جب دوائی تجویز نہیں کر سکتا تو وہ مریض کو دیکھ نہیں سکتا، اللہ کے آسرے پر مریض پڑے ہوئے ہیں کہ اگر وہ بچ گئے تو پھر وہ کورونا کو ہم نے شکست دے دی، اگر وہ مر گئے تو پھر اپوزیشن احتجاج کرے، اس لئے کورونا کے مریض زیادہ آرہے ہیں، خدا کے لئے منسٹر صاحب! پرسوں درانی صاحب نے ادھر بات کی تھی تو سپیکر صاحب نے اس مسئلے پر شاباش دی، آج کم از کم آپ یہ کہیں کہ جو باتیں اس دن انہوں نے کی تھیں وہ حقیقت تھیں، آپ اس میں Involve نہ ہوں لیکن ڈاکٹروں کو ہسپتالوں کو اور ان اداروں کو مت چھوڑیں کہ ان میں کم از کم پارلیمنٹرین تو چھوڑیں، ہم گالی سمجھتے ہیں، اس حکومت پر کہ ہم کسی ہسپتال میں کہیں کہ ہم پارلیمنٹیرین ہیں، غریب آدمی کی بھی ادھر کوئی نہیں سنتا، ہاں ڈاکٹر آپ کا سفارشی ہو، کوئی آپ کا جان پہچان والا ہو تو میرے خیال میں آپ کو ریلیف ملے گا ورنہ منسٹر صاحب آپ ان لوگوں کے ذمہ دار ہوں گے، اگر آپ وقت پر پہنچاتے، آپ کر کے گئے ہیں، ادھر دو دن گزاریں تو آپ ہسپتال کو کس طرح ٹھیک کریں گے کہ جب آپ لیڈی ریڈنگ میں، اتچ ایم سی میں اور کمپلیکس میں ٹھیک نہیں کر سکتے، میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میر کلام صاحب!

میاں نثار گل: میرے خیال میں خزانہ کی بھی ذمہ داری ہے، وزیر صحت یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے، یہ دونوں آپ نہیں اٹھا سکتے، کسی اچھے منسٹر کو یہ منسٹری دے دیں، کم از کم یہ کورونا کی جو لسر ہے، اس پر ہماری حکومت اور یہ اپوزیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

میاں نثار گل: سب کم از کم یہ کہیں کہ حکومت نے کوئی ریلیف کا کام کیا ہے، یہ میں آپ کو حقیقت بتا رہا ہوں، آج بتا رہا ہوں کہ کورونا مریضوں کے ساتھ ہسپتالوں میں بہت ظلم ہو رہا ہے، خدا کے لئے ان کا کچھ کیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تھینک یو۔ جی میر کلام صاحب!

جناب میر کلام: تھینک یو جناب سپیکر! یہ کل کا جو واقعہ ہوا ہے، یہاں اس پر بہت ساری ڈسکشن ہوئی ہے، لیکن کچھ دن پہلے آپ نے ہیلتھ منسٹر صاحب کو یہاں پر شاباش بھی دی اور انہوں نے کہا کہ ہم نے پورے مرجڈ ڈسٹرکٹس کو دس لاکھ کے وہ دیئے ہیں کہ سارے کے سارے لوگ علاج کر سکتے ہیں، اس کے بعد میں اپنے حلقے نارتھ وزیرستان گیا، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں میں نے یہاں پر منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کی کہ وہاں پر نوکریاں پیسوں سے بیچی گئی ہیں، اس کے لئے کوئی کمیشن بنایا جائے، آج کے دن تک نہیں بنایا گیا، میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال دوسلی میں گیا، جناب سپیکر! آپ اس بات کو سن لیں کہ اس میں کوئی بندہ نہیں تھا، میں نے ڈی ایچ کیو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل میں پوچھا کہ یہ کیسا ماحول ہے تو وہاں پر کلاس فور سے جواب ملا کہ یہاں پر ایک ڈسپنسر ہوتا ہے، آج پانچواں دن ہے کہ پولیو کی ڈیوٹی جاری ہے وہ اس میں گیا ہے اور آپ یہاں پر شاباش دیتے ہیں، ہم بھی کہتے ہیں کہ ہیلتھ کے حوالے سے بہت کچھ ہو رہا ہے لیکن وہاں پر مرجڈ ڈسٹرکٹس میں جس بے دردی سے لوگوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے، ہسپتال میں کلاس فور سے آدھی تنخواہ کاٹ کر کہ آپ ایک دن نہیں آئے لیکن ایک ڈاکٹر وہاں پر نہیں آتا، ڈاکٹروں کی پوری کی پوری پوسٹیں خالی پڑی ہیں، یہاں پر کے ٹی ایچ، ایل آر ایچ یا ایچ ایم سی تک یہ صورتحال پہنچ گئی ہے کہ آکسیجن مہیاں نہیں کی گئی، یہ تو ایمرجنسی حالات میں ہو سکتا ہے، اگر زلزلہ آ جائے یا کوئی دوسری ایمرجنسی آ جائے، یہ کونسی ایمرجنسی تھی کہ کل یہاں پر چھ بندے مر گئے ہیں؟ وزیرستان سے، چترال سے، سوات سے یا دوسرے علاقوں سے لوگ یہاں تو پشاور تک بڑی بڑی محنت سے اپنے بیمار کو پہنچاتے ہیں، جب یہاں پر یہی حال ہو گا تو ہم کہاں پر جائیں گے؟ تھینک یو۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ کو بھی موقع دیتا ہوں۔

جناب احمد کنڈی: مقتل سے آ رہی ہے صدائے امیر شہر
اظہار غم نہ کر میرا قاتل تلاش کر

اظہار غم نہ کر میرا قاتل تلاش کر

(تالیاں)

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تیمور جھگڑا صاحب کو جو آج بغیر، خلاف روایت انہوں نے دل بڑا کر کے پارلیمانی روایات کو مد نظر رکھ کر، دیکھیں یہ باتیں یہاں پر ڈسکس نہیں ہوں گی تو کہاں پر ہوں گی، چوکوں میں ہوں گی، میڈیا میں ہوں گی تاکہ ہمارے صوبے کی بے توقیری ہو، میں آج ان کو Appreciate کرتا ہوں، اس فلور سے جو انہوں نے Open debate کے لئے فورم کھولا ہے تاکہ ہر بندہ بات کرے اور Criticism ہی ترقی کا واحد ذریعہ ہے۔ جناب سپیکر! یہ بات آپ ذہن میں رکھ لیں کہ اپوزیشن کا کام ہی یہی ہے، میں زیادہ لمبا چوڑا اور آپ کا وقت نہیں لینا چاہتا، دو تین Suggestions ہیں جو میں اپنے ہیلتھ منسٹر صاحب کو دینا چاہتا ہوں۔ انکوائری رپورٹ آئی ہے، یہ خود دیکھ لیں، میں بار بار کہتا ہوں، یہ ہم سے زیادہ اہل ہیں لیکن ان کی ترجیحات ٹھیک نہیں ہیں، یہ Biased فیصلے کرتے ہیں، وہ تو انکوائری رپورٹ ہی نہیں جو میں نے میڈیا سے دیکھی ہے وہ تو Recommendation report ہے، اس میں تو Recommendation دی گئی ہے، وہ تو کوئی انکوائری رپورٹ نہیں ہے، ہیلتھ میں آپ ہاسپٹل ڈائریکٹر کو سسپینڈ کر کے جو سات قتل ہوئے ہیں، ہمیں اس قاتل کا نام چاہیئے جس کی وجہ سے یہ سات قتل ہوئے ہیں، ہمیں جھگڑا صاحب آج فلور آف دی ہاؤس بتائیں کہ یہ قتل کس نے کئے ہیں؟ جناب سپیکر! کورونا کی ایمرجنسی میں اگر مجھ جیسا نالائق بندہ بھی کرونا کی ایمرجنسی میں ڈیل کرے گا تو سب سے پہلے آکسیجن کی طرف دیکھے گا، کورونا آیا ہے، کورونا میں صرف آکسیجن اور وینٹیلیٹرز ہی دو ایسی چیزیں ہیں اگر کسی ان پڑھ جاہل کو بھی آپ کہہ دیں تو اس طرف اس کی توجہ جائے گی، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جو قاتل ہیں وہ یہ Nominate کریں، ان انکوائریوں پر یہ ہماری آنکھوں میں مٹی نہ ڈالیں، میں ان سے گزارش کروں گا، ان کے پاس دو بڑے Portfolios ہیں، اگر یہ وقت نہیں دے سکتے، فنانس ان کے پاس ہے، ہیلتھ ان کے پاس ہے، اپنی Power distribute کر دیں، ان کے پاس اہل لوگوں کی فوج ظفر موج پڑی ہوئی ہے، ان کے پاس نام ہیں،، خدارا اس صوبے کے ساتھ زیادتی نہ کریں اور جو انکوائری رپورٹ انہوں نے دی ہے، میڈیا کے سامنے ہمیں اس پر یقین بھی نہیں ہے، اس پر اعتماد بھی نہیں ہے، آج فلور آف دی ہاؤس کھڑے ہو کے ہمیں اپنے قاتلوں کے نام بتائے جائیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، نعیمہ کشور صاحبہ!

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! ہماری اپوزیشن نے جو باتیں کیں، میں اس کی Repetition نہیں کروں گی لیکن کورونا میں جیسے کنڈی صاحب نے کہا کہ آکسیجن اور وینٹیلیٹر کی ضرورت ہے کیونکہ ویکیسن تو ہم دے نہیں سکتے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم جو Available چیزیں ہیں، وینٹیلیٹر بھی اس حکومت میں جتنی میری معلومات ہیں وہ نہ بڑھا سکے، وہی ہیں جو پرانے ہمارے پاس ہیں اور وہ بھی ہم نہ دے سکے لیکن جو ایک اہم چیز ہے جس کو اس کا انچارج مقرر کیا گیا، Gender میں میں نہیں جاؤں گی، میل یا فیمیل ڈاکٹر ہے، جیسے ہی اس کا ہاؤس جاب مکمل ہوا ہے، فوری اس کو انچارج بنایا گیا، ایک ایسے بندے کو کہ جس کا کوئی تجربہ نہیں ہے، جو ہماری معلومات ہیں اس کو انچارج بنایا گیا ہے۔ دوسری بات آٹھ بجے آکسیجن ختم تھی اور تین بجے رپورٹ کی گئی، تین بجے یہ کیوں منگوائی گئی، اگر آٹھ بجے سے ختم تھی تو پھر کیوں تین بجے تک انہوں نے نہیں منگوائی؟ تو میرے خیال میں اہم چیز جو پچھلے دو دن سے ہم کورونا پر بحث کر رہے ہیں، حکومت مسلسل اس بات کو Deny کر رہی ہے کہ نہیں یہ غلط ہے، آج انہوں نے ثابت کیا، اب یہ چیزیں نہ تو آپ پی ڈی ایم پر ڈال سکتے ہیں نہ اس میں آپ ہمیں یہ کہہ سکتے ہیں کہ پیچھے دیکھو کہ پچھلی حکومتوں کا یہ گند آیا ہے، ہم یہ نہیں سنبھال سکتے، اس چیز کو آپ سنبھالیں۔ جناب سپیکر صاحب! میری ریکویسٹ ہوگی کہ آپ ہمیں اس پر یہ نہ کہیں کہ حکومت جواب دے، حکومت کا جواب تو ہمیں بڑی بے حسی کے ساتھ مل گیا کہ ان کو دس لاکھ روپے دے دیئے گئے، یہ میرے خیال میں ان کے ساتھ مذاق ہے، ان کے منہ پر طمانچہ ہے کہ آپ دس لاکھ روپے لے کر خاموش ہو جائیں جس طرح نگہت صاحبہ نے کہا، دیت بھی دس لاکھ نہیں ہوتی، دیت کی بھی ہماری کچھ رقم مخصوص ہے، میرے خیال میں یہ بہت افسوسناک بات ہے کہ ہم نے صرف ان کے لئے دس لاکھ کا اناؤنس کر کے ان کو خاموش کرنے کی کوشش کی، میری ریکویسٹ ہوگی کہ آپ اس پر سٹینڈ لیں اور اپوزیشن کے انڈر اس ہاؤس کی کمیٹی بنائیں، اس کی چیئرمین شپ میں اس کی انکوائری Conduct کریں۔ (تالیاں) اگر ہم کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ سپریم ہے، پارلیمنٹ میں عوام کے مسائل کا حل ہے تو میرے خیال میں پارلیمنٹ کو اس پر ایکشن لینا چاہیئے، ہمیں حکومت کی کمیٹیاں نہیں ہونی چاہئیں، آپ ہمیں اپوزیشن کی کمیٹی بنائیں، اپنی سربراہی میں بنائیں یا اپوزیشن کی سربراہی میں بنائیں، اس کی انکوائری کریں ورنہ ان شاء اللہ پھر ہم اپوزیشن بھی اس بارے میں سوچ رہے ہیں کہ ہم کس طرح اس کی انکوائری کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ سردار حسین بابک صاحب باہر نکل گئے، خوشدل خان صاحب! آپ کر لیں، میں آپ کو بھی موقع دیتا ہوں تاکہ ہر پارٹی سے نمائندگی آجائے نا، پھر آگے چلتے ہیں، سب کا پوائنٹ تو یہی ہے، سب کو وہ سمجھ آگئی۔ جی خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آج ہفتے کی شب جو واقعہ ہوا ہے جو واقعات ہوئے ہیں جس میں کے ٹی ایچ ہسپتال میں اکسیجن کی عدم دستیابی کی وجہ سے چھ قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں، ایک پرائیویٹ رپورٹ کے مطابق یہ چھ نہیں ہیں بلکہ بہت زیادہ ہیں، تقریباً تیس تک بندے ہیں، اس میں دو بچے بھی شامل ہیں (شیم شیم) پرائیویٹ جو ہمیں ڈیٹا ملا ہے وہ اس قسم کا ہے، کتنی افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف حکومت وقت COVID-19 کا واویلا کر رہی ہے، دوسری طرف کورونا وائرس کا واویلا کر رہی ہے لیکن انتظامات کیا ہیں؟ یہ انتظامات صرف آکسیجن نہ ہونے کی وجہ سے قیمتی جانیں ضائع ہو گئیں Who is responsible? کون ان کے ذمہ دار ہوں گے؟ ان کا ذمہ دار ہمارا یہ بھائی تیمور جھگڑا ہے کیونکہ یہ اس کا منسٹر ہے، ان کے پاس قلم و دوات ہے، یہ ان کی ایڈمنسٹریشن کی کمزوری ہے، ان کے ڈائریکٹرز کی کمزوری ہے کہ ہماری قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں، کیا یہ افسوس کی بات نہیں؟ اتنے بڑے ہسپتال میں اور پھر ایسے حالات میں آکسیجن نہیں ہے، آکسیجن کی وجہ سے ہم نے یہ ضائع کیا، کتنے افسوس کی بات ہے، وہ حکمرانی کدھر گئی ہے، وہ انصاف کی حکمرانی کہاں گئی ہے، وہ عوامی حکمرانی کہاں گئی ہے؟ ہمارے بچے، مرد اور بیمار صرف آکسیجن کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ جناب عالی! یہ جو انکوائری مقرر کی گئی ہے، ہم اس کو نہیں مانتے، ہم اس کو نہیں مانتے ہیں، (تالیاں) ہم اس کی رپورٹ کو نہیں مانتے ہیں، کیا وہی آدمی پھر انکوائری کرتا ہے جو اس سازش میں ملا ہوا ہے، اس میں فریق ہے، یہی تو ہم کہہ رہے ہیں کہ ایم ٹی آئی کیا چیز ہے؟ آپ نے تمام ہسپتالوں کو تباہ و برباد کر دیا، آپ نے صحت کو تباہ و برباد کر دیا، یہ کیا ہے کہ ابھی تک ہم ایک آکسیجن بھی پوری نہیں کر سکتے ہیں، پرسوں ہمارے یہاں اپوزیشن لیڈر جناب اکرم درانی صاحب آڈٹ رپورٹ پیش کر رہے تھے لیکن اس پر ہمارے بھائی تیمور جھگڑا سیخ پا ہو گئے، غصے میں آگئے کہ کیوں آپ حقائق پیش کر رہے ہیں، کیوں آپ سچائی کی بات کر رہے ہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سچائی کڑوی ہوتی ہے، وہ سننے کے لئے اس قسم کے لوگ تیار نہیں ہوتے ہیں، آپ نے بھی غلط رولنگ دی ہے، نہیں آپ نے ان کو Endorse کر لیا اور ہماری آڈٹ رپورٹ کو Endorse نہیں کیا ہے، یہ آڈٹ

رپورٹ مکمل تھی، میں نے بھی پڑھی تھی، یہ بالکل صحیح تھی لیکن آپ نے بھی جانبداری سے کام لیتے ہوئے ان کی بات کو Endorse کر لیا اور اپوزیشن کی بات Endorse نہیں کی، آپ کو یہ چاہیئے تھا کہ آپ کہہ دیتے کہ بھائی یہ کیوں ہوا ہے؟ کیونکہ آپ کی بھی ذمہ داری بنتی ہے، آپ ہمارے سرپرست ہیں، ہمارے سپیکر ہیں، آپ کی بھی یہ ڈیوٹی بنتی ہے کہ کیوں ایسے غلط کام ہو رہے ہیں؟ اس میں ایک طرف کرپشن دیکھیں اور دوسری طرف ہمارے اس میں نہیں ہوتے، کیا وجہ ہے؟ لہذا میں نہ ان کی رپورٹ مانتا ہوں، میں اس ایوان کے ذریعے منسٹر صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ میں اگر غیرت ہے، ایمان ہے تو استعفیٰ دے دیں، آپ کے لئے Failure ہے، آپ نہیں چلا سکتے۔

(تالیاں)

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تھینک یو۔ بیٹنی صاحب! مہربانی کریں۔ جی سردار حسین بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ کہ ایک آپ نے مجھے موقع دیا، دوسرا یہ جو کل کا افسوسناک واقعہ ہوا ہے، سارے صوبے کے عوام افسردہ ہیں، غمزدہ ہیں، اس طرح کے واقعات کا ہونا اور یہ ماننا پڑے گا کہ گورننس کا ایشو ہوتا ہے، مینجمنٹ کا ایشو ہوتا ہے ورنہ اگر دیکھا جائے تو مجھے بھی یاد ہے اور آپ کو بھی یاد ہوگا کہ جب ڈی چوک میں ایک سو چھبیس دن دھرنا ہوا تھا تو وہاں پر ہمیں یہ سننے کو ملتا تھا کہ ہسپتالوں کی حالت ٹھیک کریں گے، تعلیم کا نظام ٹھیک کریں گے، گورننس کا نظام ٹھیک کریں گے، میرٹ کی بالادستی ہوگی۔ جناب سپیکر! یہ بھی ہمیں سننے کو ملتا تھا کہ عوام کا پیسہ عوام پر لگے گا، میں کل کے ایشو پر ضرور بات کروں گا لیکن کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ پی ٹی آئی کی آٹھ سالہ دور حکومت پختونخوا پر آج بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ صوبے کے کونے کونے سے مریضوں کو صرف یہی نسخہ مل رہا ہے کہ ریفر ٹو پشاور، جناب سپیکر! صوابی ہو، کوہستان ہو، تورغر ہو، ملاکنڈ ہو، باجوڑ ہو، وزیرستان ہو، ڈی آئی خان ہو، گورننس کا اگر ایشو نہیں ہے تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے سامنے تو پی ٹی آئی کے چھیانوے ممبرز بیٹھے ہیں، چھیانوے فگر کو اگر غلط نہیں کوٹ کر رہا ہوں، کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ان چھیانوے ممبران میں، بڑی معذرت کے ساتھ، وزیر خزانہ صاحب کے علاوہ کوئی ایک ممبر بھی اہل نہیں ہے جس کو اتنا بڑا شعبہ دے دیا ہے، کیا یہ ان کا حق بنتا ہے کہ چھیانوے ممبران ہیں اور ایک بندے کے پاس دو محکمے ہیں؟ کیا پی ٹی آئی کا اپنے باقی ممبران پر عدم اعتماد ہے؟ جناب سپیکر! یہ تو سوچنے والی بات ہے، گورننس کا اگر ایشو نہ ہوتا تو ہمارے محترم لیڈر آف

دی ہاؤس سے آج پوچھنا چاہیئے کہ ان کے پاس کتنے محکمے ہیں؟ یہ تو آپ ہمیں بتا سکتے ہیں، آپ کا سیکر ٹریٹ ہمیں بتا سکتا ہے کہ میرے صوبے کے چیف ایگزیکٹیو کے پاس کتنے محکمے ہیں؟ وہ کتنے دن کے لئے یہاں پر ہاؤس میں آتے ہیں، اپنی ذمہ داری انہوں نے پوری کر دی ہے؟ جناب سپیکر! جب ہم کرپشن کی بات کرتے ہیں، جب ہم مس مینجمنٹ کی بات کرتے ہیں، جب ہم بد ترین حکمرانی کی بات کرتے ہیں تو ان کو اچھی نہیں لگتی لیکن ان لوگوں کو صوبے کے عوام کو جواب دینا ہے، آٹھ بجے اگر آکسیجن کا پراسیس بند ہو جاتا ہے، آٹھ نو گھنٹے کے بعد پھر پتہ چل جاتا ہے کہ آکسیجن ختم ہے، کیا یہ مس مینجمنٹ نہیں ہے؟ جناب سپیکر! یہ مس مینجمنٹ ہے لیکن میں پوچھ سکتا ہوں کہ اتنا بڑا سانحہ ہوا ہے، میرے صوبے کے وزیر اعلیٰ کے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا کہ وہ ادھر چلے جاتے، ان لوگوں نے حکومت کو مذاق بنایا ہے، حکومتیں اس طرح نہیں ہوتیں۔ جناب سپیکر! برا مانتے ہیں کہ انہوں نے ایم ٹی آئی لے آئی، صوبے کے سینیئر ترین ڈاکٹرز انہوں نے پہلے 'پری میچور' ریٹائرمنٹ لے لی، وہ چلے گئے، یہ کام میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کے ایماء پر ہو رہا ہے، صحت کارڈ کا اجراء ان لوگوں نے کر دیا، اس کا کریڈٹ لینے کی کوشش کرتے ہیں، کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کسی کو دس لاکھ نہیں، تیس لاکھ دے دیں، مریض تو اپنے مرض کے علاج کی سہولت کے اوپر یہ پیمنٹ کرے گا، اگر سہولت کسی صوبے میں موجود نہیں ہے تو وہ دس لاکھ کا کیا کرے گا؟۔ جناب سپیکر! یہ لوگ، میں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ سرکاری ہسپتالوں پر عوام کا اعتماد اٹھ چکا ہے، آپ جائیں لیڈی ریڈنگ ہمارے پڑوس میں یہاں پر بڑے بڑے بلاکس بند ہو گئے ہیں، میں خود ایک ہفتہ پہلے ای این ٹی کی ایمرجنسی میں رات بارہ بجے گیا ہوں، اس ایمرجنسی کی ای این ٹی کی حالت میں نے دیکھی ہے، میں واپس آیا، مجھے مجبوراً پرائیویٹ کلینک میں جانا پڑا، ایمرجنسی کی یہ حالت ہے، صوبے کے عوام کس طرح یہ ماننے کو تیار ہو جائیں کہ یہاں پر آپ کی سروسز، ہاں میں مانتا ہوں کہ سسٹم میں خرابیاں ہوتی ہیں، سسٹم میں کمزوریاں رہتی ہیں، میں ہرگز یہ نہیں کہتا کہ 2013 میں ہم گئے ہیں، ہم نے صوبے کے سسٹم کو ٹھیک ٹھاک ان کے حوالے کیا ہے، نہیں، ایسا نہیں ہے لیکن ان کو ماننا پڑے گا کہ انہوں نے صحت کے شعبے کی دیگر شعبوں کی طرح جو حالت بنائی ہے، یہ ان کو ماننا پڑے گا ورنہ آٹھ سال کے بعد اگر آپ کا لیڈی ریڈنگ، کے ٹی ایچ، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس اور پشاور کے بڑے بڑے ہسپتالوں کی یہ حالت ہو گئی تو آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان کے باقی صوبے کے ہسپتالوں کی حالت کیا ہو گی؟ وہ ہمارے آپ سب لوگوں کے سامنے ہے، ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ کس سوچ سے، کس ذہن سے، کس اپروچ سے صوبے

پر حکومت کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر! دیکھنے والی بات ہے، آپ جائیں، سارے وارڈوں میں Newcomersڈاکٹرز بیٹھے ہیں، میڈیکل تو ایک پروفیشن ہے، آپ کو بھی پتہ ہے، ہمیں بھی پتہ ہے کہ کوئی بھی ڈاکٹر اس کا Experience جو ہے وہ بڑالازمی ہے، بڑاضروری ہے، جب ہم یہ کہتے ہیں، میں کسی کا نام لینا نہیں چاہ رہا لیکن کیا یہ ممکن ہے، اگر میری ہسپتالیں امریکہ سے چلائی جا سکتے ہیں تو پھر میں یہی ریکویسٹ کروں گا کہ میرے صوبے کی حکومت کو بھی امریکہ سے چلایا جائے یا انگلینڈ سے چلا یا جائے۔ (شیم شیم) یہ کون ماننے کو تیار ہو گا؟ آپ دیکھیں، وہاں پر کرپشن کی کیا حالت بن گئی ہے، جب رپورٹ کے اوپر اس دن حکومت واویلا کر رہی تھی اور وہ رپورٹ تو اوپن ہے، اخبارات میں بھی آیا ہوا ہے، درانی صاحب کی سپیچ سے پہلے سارے سوشل میڈیا پر اپ لوڈ ہوئی ہے جناب سپیکر! وہ رپورٹ ہم کس طرح Secret reportاس کو کہہ سکتے ہیں، یہ ہمارا کام ہے، ہم یہاں پر جب عوامی مسائل اٹھاتے ہیں، ہمارا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے، ہاں آج ضرور ہم مطالبہ کرتے ہیں، اپوزیشن کے تمام ممبران نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ تیمور جھگڑا صاحب کو مستعفی ہونا چاہیئے، اس کو ریٹائر ہونا چاہیئے (تالیاں) لیکن نہیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ممکن نہیں ہے، ان کے لئے وہ چوائس لے لیں، خزانے کی چوائس لیتے ہیں تو خزانے میں رہیں، ہیلتھ کی چوائس لیتے ہیں تو ہیلتھ میں رہیں لیکن صوبے کے عوام کی خاطر میرے اس بھائی سے یہ نہیں سنبھالا جا سکتا، صوبے کے عوام پر تیمور جھگڑا صاحب کو رحم کرنا چاہیئے، آج ہم ریکویسٹ کر رہے ہیں، مطالبہ بھی کر رہے ہیں کہ جناب تیمور جھگڑا صاحب کو ایک Portfolio آج چھوڑنی چاہیئے، باقی تو میں ان ایشوز میں نہیں جانا چارہا لیکن یہ جو پرچیزنگ ہے، Procurement ہے، جناب سپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ میرے صوبے کے لئے واحد Window میرا ایٹا تھا، ایٹا اس سے Related کوئی بتا نہیں سکتا کہ اس حکومت سے پہلے جتنا عرصہ گزرا ہے، ایٹا پر کسی ایک بندے نے انگلی نہیں اٹھائی ہے۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Babak Sahib, windup, please.

<u>جناب سردار حسین:</u> ہاں میں شارٹ کرتا ہوں، میں شارٹ کرتا ہوں، یہ بڑا Important ہے، ایٹا پر کسی نے ایک انگلی نہیں اٹھائی ہے۔ جناب سپیکر! پی ایم ڈی سی، پی ٹی آئی کی حکومت نے ختم کر دی، وہ ٹیسٹ میرے صوبے کے بچے اور بچیاں میرٹ پر قابلیت پر میڈیکل کالجز میں جا کے ایڈمیشن لیا کرتے تھے، آج میں فلور آف دی ہاؤس چیلنج کرتا ہوں کہ ایک ہفتہ ہو گیا ہے، اسلام آباد سے ایک ایجنسی آئی ہے، انہوں نے ٹیسٹ کنڈکٹ کیا ہے، آج نواں دن ہے کہ ٹیسٹ کا رزلٹ ایشو نہیں ہوا ہے۔ جناب سپیکر! کیوں یہ ایشو نہیں ہو رہا، میں چیلنج کرتا ہوں کہ حکومت جواب دے، تردید کرے، میڈیکل کالج کی ایک ایک پوسٹ

پینتیس پینتیس لاکھ اور چالیس چالیس لاکھ میں بک رہی ہے، میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ تردید کریں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! ایٹا کے اس ٹیسٹ میں ایک ربن پیپر ہوا کرتا تھا جو سٹوڈنٹس یہ ٹیسٹ دے دیتے تو وہ ربن پیپر اپنے پاس گھر لے جاتے، اپنے سکور پلس مائنس کر کے Compile کرتے تھے، ان سٹوڈنٹس کو پتہ چلتا تھا کہ اس سٹوڈنٹ نے اتنے مارکس لئے ہیں اس ٹیسٹ میں، آج نواں دن ہے، کیا صوبائی حکومت ہمیں جواب دے سکتی ہے کہ یہ رزلٹ کیوں Delay ہے؟ پراپیگنڈہ یہاں پر کیا گیا کہ یہ جو ٹیسٹ ہے، یہ Leak ہو چکا ہے، وہ Leak نہیں تھا، جتنے ایم سی کیوز تھے وہ آؤٹ آف کورس تھے، یہ ریکارڈ پر میں کہہ رہا ہوں، میں چیلنج کرتا ہوں، صوبائی حکومت اس کی تردید کرے، میں ثبوت پیش کروں گا۔ جناب سپیکر! ہم کس کس ادارے کی بات کریں، ہم کس کس شعبے کی بات کریں؟ احتسابی اداروں نے نا معلوم وقت تک آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! تھینک یو، آپ کا کافی وقت ہو گیا۔

جناب سردار حسین: نہیں، میں آخری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیونکہ ابھی ہمارا ایک گھنٹہ اس بات پر گزرا، ہمارا سارا ایجنڈا رہتا ہے، آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! احتسابی اداروں نے تا حکم ثانی اور ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ 13 تاریخ کے بعد یا 15 کے بعد حکم صادر ہو جائے گا۔ (تالیاں) لیکن ابھی تک تا حکم ثانی احتسابی اداروں نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں، ہم ان احتسابی اداروں سے بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان شاء اللہ آپ سے بھی جان چھوٹے گی، ان کے آفیسرز کے سامنے اور صوبے کے بچے بچے کو پتہ ہے کہ ادھر ہاسپٹل میں کتنی بڑی کرپشن ہو رہی ہے، صوبے کے بچے بچے کو پتہ ہے کہ یہاں پر کیا حل چل مچی ہوئی ہے لیکن ان کی مجبوری ہے کہ وہ دباؤ میں ہیں، وہ گھبرا رہے ہیں، لہذا ہم صوبائی حکومت سے ضرور یہ ریکویسٹ کریں گے کہ اس طرح کے افسوسناک حادثات، سانحات اور اس پر آنکھیں بند کرنا یہ نامنظور ہے۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کی ہدایت پر ہمیں حکومت کی انکوائری کمیٹیوں پر اعتماد نہیں ہے، لہذا لیڈر آف دی اپوزیشن کی ہدایت پر آج میں اس ہاؤس میں صوبے کی تمام عوام کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس انکوائری کے لئے ہم نے سینئیر ترین پارلیمنٹرین خوشدل خان کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی ہے، ان ممبران میں نگہت اورکزئی بی بی ہیں، عنایت اللہ خان ہیں، شگفتہ بی بی ہیں، سردار نلوٹھا صاحب ہیں، احمد کنڈی صاحب ہیں، ہمارے دیگر دو

ساتھی ہیں، ان شاء اللہ یہ اس کمیٹی میں شامل ہیں۔ میں لیڈر آف دی اپوزیشن کی ہدایت پر خوشدل خان صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ ایک ہفتے کے اندر اندر ان شاء اللہ اپنی رپورٹ جو ہے وہ فائنل کریں گے، وہ رپورٹ پھر ہم صوبے کے عوام کو پبلک کریں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! Secondly بڑی معذرت کے ساتھ حکومت اور آپ کی چیئر جو ہے، اپوزیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ اسمبلی اجلاس میں ہم مہذب احتجاج جاری رکھیں گے، اسمبلی کے باہر سی ایم آفس اور سپیکر ہاؤس کے بیچ میں تمام ممبران کا مستقل کیمپ لگا رہے ہیں، کیمپ مستقل (تالیاں) یہ ہم کس غرض سے لگا رہے ہیں؟ یہ ہم اس غرض کے لئے لگا رہے ہیں کہ صوبے کی تاریخ میں، اسمبلی کی تاریخ میں اتنی بے توقیری نہیں ہوئی ہے جتنی پی ٹی آئی کی دور میں ہوئی، یہ بے توقیری اسمبلی کی ہے (شیم شیم) صوبے کی تاریخ میں اپوزیشن کو اتنا دیوار سے نہیں لگایا گیا ہے، جتنا پی ٹی آئی کے دور حکومت میں لگایا گیا ہے، ڈھائی سال گزر گئے۔۔۔۔۔

<u>ایک رکن:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سردار حسین:</u> آپ بیٹھیں، آپ نے ایشورنس کرائی، ہم مان گئے، وزیر اعلیٰ صاحب نے فلور آف دی ہاؤس کہا، ہم مان گئے، منسٹرز کی کمیٹی بنائی گئی، ہم مان گئے، بجٹ کا مرحلہ آیا، ہم مان گئے، ہم احتجاجوں پر آئے، ہم مان گئے، نتیجہ کیا ہوا؟ جناب سپیکر! میں کچھ نہیں کہوں گا، یہ میں صوبے کے عوام کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ اگر حکومت نے اس احتجاج کو روکنے کی کوشش کی تو میں اتنا ضرور بتادوں، میں دھمکی دینا نہیں چاہ رہا، نہ میں دھمکی دوں گا لیکن میں صرف بتانا چاہتا ہوں، میں حکومت کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تو ایک حکومت ہے، اس طرح اگر دس حکومتیں بھی آ جائیں تو ہمیں ان شاء اللہ اپنے احتجاج سے روک نہیں سکیں گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی، لطف الرحمان صاحب!

<u>جناب لطف الرحمان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! اپوزیشن کی طرف سے ہمارے تمام جو معزز ممبران ہیں، انہوں نے اس سانحے کے حوالے سے بات کی، انتہائی دکھ کے ساتھ ہم ان خاندانوں کے ساتھ بھی اظہار تعزیت کرتے ہیں جو ہماری اس حکومت کی نااہلی کی وجہ سے ان کے ساتھ زیادتی ہوئی۔ جناب سپیکر! یہاں بہت ساری باتیں ہوئیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کے حوالے سے یہ مصداق کہ "اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی"، کوئی کل اس کی سیدھی نہیں ہے۔ جناب سپیکر!

آج ہم ہیلتھ کا رونارو رہے ہیں کہ ہیلتھ کی ہماری سیچویشن اور پوزیشن پوری دنیا میں اس حوالے سے بدنامی ہو رہی ہے کہ جس کورونا میں ایک مریض پر جو خرچ آتا ہے، خود کورٹ میں جا کر ان کے سربراہ نے کہا کہ ہم پچیس لاکھ روپے اس پر خرچ کرتے ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ پچیس لاکھ روپے خرچ ہوتے تو آج ان مریضوں کے ساتھ یہ حال ہوتا، ان کو آکسیجن نہ ملتی۔ جناب سپیکر! آج میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا، بہت ساری باتیں ہو چکی ہیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج حکومت سے یہ ملک نہیں چلایا جا رہا، معاشی لحاظ سے ملک کو دیوالیہ پن تک پہنچا دیا گیا، مہنگائی آج عروج پر ہے، آپ چینی کو لے لیں، آپ آٹے کو لے لیں، اگر آپ جس بھی خوردنی اشیاء کو اٹھائیں گے تو وہ آسمان کو چھوتی ہے، غریبوں کو تو ویسے موت مل رہی ہے، ان کو دو وقت کی روٹی نہیں ملتی اور اگر ہم آج پرائم منسٹر کے وہ بیانات آپ کو سنائیں کہ جس میں وہ کہتے ہیں کہ جب ہم تیل کو مہنگا کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ملک کا پرائم منسٹر چور ہوتا ہے، وہ چوری کر رہا ہوتا ہے جس کی وجہ سے تیل کی قیمت بڑھتی ہے، آپ نے آج کس حوالے سے ملک چھوڑا ہے، جس ملک کو آپ "مدینہ کی ریاست" کے نام سے تھکتے نہیں کہ آپ مدینے کی ریاست، لیکن آپ نے کیا کیا ہے؟ آپ نے مدینے کی ریاست کے نام کو بدنام کیا، مدینے کی ریاست کا نام لے کر اتنا محترم نام اور اس کو آپ نے بدنام کیا، اس کو بے توقیر کر دیا ہے، آج آپ کے پاکستان کی جو حالت ہے وہ ساری دنیا کے سامنے ہے، صورتحال آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج آپ کے یہ ممبران ہیلتھ کا رونارو رہے ہیں، میں کہتا ہوں کہ پوری جو صورتحال ہے، اس نااہل حکومت کو مزید حکومت کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے، اس حکومت کو پاکستان سے کیا، اس صوبے سے کیا، پورے پاکستان سے استعفیٰ دینا چاہیئے، یہ اس کے اہل نہیں ہیں کہ اس قوم پر یہ مزید مسلط رہیں۔ جناب سپیکر! کوئی ہوش کے ناخن لیں کہ اگر ہماری یہ صورتحال ہو، آج اگر اپوزیشن کے جلسے ہوتے ہیں تو اس کے وہ کورونا کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اپنے جلسے کریں تو وہاں کورونا نہیں آتا، کورونا صرف وہاں پر کھڑا ہوتا ہے کہ جہاں اپوزیشن کا جلسہ ہو گا تو وہ انتظار میں ہوتا ہے کہ وہ اس جلسے میں گھس جائے لیکن اگر حکومتی جلسے ہوتے ہیں تو اس میں کورونا نہیں گھستا، جب ان کو یہ احساس ہوا کہ اب چونکہ اپوزیشن کے جلسے حکومت کے اوپر مزید دباؤ ڈال رہے ہیں، اس حکومت کو جانا چاہیئے تو اس کے بعد انہوں نے اپنے جلسے روکے اور کورونا کا واویلا مچانا شروع کر دیا، تو اس صورتحال کو ہم پہنچ چکے ہیں۔ میں مزید بات نہیں کرنا چاہتا، ہر فیلڈ میں یہ حکومت فیل ہے، کوئی فیلڈ ایسی نہیں کہ جس میں ہم تعریف کر سکیں، تو میں آج یہاں پر ساری جو باتیں ہو رہی تھیں، میں نے پہلے بھی آپ سے ذکر کیا

تھا، سردار حسین بابک صاحب سے ذکر کیا کہ آج پھر سے وہ ہمارے ممبران احتجاج سے ہوں گے۔ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ وعدہ ہی نہیں ہونا چاہیئے کہ جس پر آپ ممبران کو فنڈ تو دیں لیکن اس پراسیس کو آپ روک لیں اور کہیں گے کہ ہم نے فنڈ دیا اور ملا، ان کو ایک روپیہ بھی نہیں ملا۔ جناب سپیکر! یہ صورتحال آج تک ہم نے اپنی پارلیمانی تاریخ میں نہیں دیکھی کہ اس طرح کے دھوکے کیئے جائیں، اس طرح کا جھوٹ بولا جائے، اس لیول پر آکر جھوٹ بولا جائے، یہ میں نے کبھی پارلیمانی تاریخ میں نہیں دیکھا۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ابھی ایسا ہے کہ ایجنڈا بہت رہتا ہے، میں دو تین شارٹ سے وہ لے لوں، لیجسلیشن اور پھر تیمور صاحب کو میں موقع دیتا ہوں کہ اپنی بات کریں۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 8، وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا انرجی ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن بل مجریہ 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے کے لئے تحریک پیش کریں گے۔ منسٹر فار لاء پلیز۔

Mr. Sultam Muhammad Khan (Minister for Law): Sir, I beg to move that the Pakhtunkhwa, Energy Development Organization Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. First amendment in Clause 2: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in Clause 2 of the Bill, Mr. Ahmad Khundi Sahib!

Mr. Ahmad Kundi: That in clause 2, after paragraph (d), the following new paragraph (dd) may be inserted, namely,

"(dd) 'coal' includes anthracite, bituminous coal, sub bituminous coal, lignite, and peat;"

Mr. Speaker: Minister for Law.

وزیر قانون: سر! یہ اگر بتادیں کہ اس کا کیا مقصد ہے؟

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب!

جناب احمد کنڈی: سر! یہ دوبارہ پیڈو کے نام سے ایک بل لارہے ہیں، میں اکثر ان سے گزارش کرتا رہتا ہوں، میں تو ٹائم بچانے کے لئے یہ بات کر رہا تھا لیکن اگر یہ چاہتے ہیں کہ پورا Logic بیان کیا جائے تو اس پر میں نے بہت ساری امنڈمنٹ Propose کی ہوئی ہیں، یہ میرے خیال میں پاکستان کا واحد وہ ہے جس کا نام پختونخوا انرجی ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن ہے لیکن اس میں انرجی کی کوئی Definition نہیں ہے۔ جناب سپیکر! انرجی اس صوبے کا بہت اہم سبجکٹ ہے، جب تک آپ چیزوں کو Define نہیں کریں گے تب تک آپ آگے نہیں بڑھ سکتے، اس میں یہ کل کو کیا ہوتا، اس میں اربوں روپے کی باتیں ہیں، اس میں کنٹریکٹرز Claim پر جاتے ہیں پھر آخر میں فیصلہ کس چیز پر ہوتا ہے؟ اس ایکٹ پر ہوتا ہے، اس لئے میں سلطان صاحب سے اکثر گزارش کرتا رہتا ہوں، یہ چیزیں ہم ان کے نوٹس میں لانا چاہتے، اگر یہ لوگ اس کو Positively لیں گے تو یہ چیزیں ڈال دیں، یہ زیادہ بہتر ہے، اس میں میں نے Define کیا ہوا ہے، Coal کیا چیز ہے؟ گیس کیا چیز ہے؟ اس میں پیٹرولیم کو کس طرح Define کیا جاتا ہے؟ اگر مزید بھی ان کو سمجھ نہیں ہے تو میں ان کے چیمبر میں چلا جاؤں گا، وہاں پر ان کو مزید بریف بھی کر سکتا ہوں، میں تو چاہتا ہوں کہ ٹائم ذرا بچ جائے، یہ تو میں نے ایک ایک چیز کی کوشش کی ہے، ٹائم بڑا شارٹ تھا، بدھ والے دن انہوں نے پیش کیا اور میں بار بار کہتا ہوں، انرجی اس صوبے کی شہ رگ ہے، مہربانی کر کے ان چیزوں کو ذرا تھوڑا سا Seriously لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر قانون: میں ضرور Appreciate کرتا ہوں، اگر کوئی اچھی امنڈمنٹ ہے لیکن یہاں پر وہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے Propose کیا ہے، سکشن 32 میں Propose کیا ہے، چونکہ میرے پاس ان کی امنڈمنٹس نہیں، یہ بعد میں انہوں نے جمع کی ہیں، مجھے پتہ نہیں ہے، مجھے اگر ایک کاپی یہ دے دیں جو کنڈی صاحب کی امنڈمنٹس ہیں، اس والے بل میں۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب کی امنڈمنٹس منسٹر صاحب کو دیں۔

وزیر قانون: چونکہ میرے پاس تو شگفتہ ملک صاحبہ کی امنڈ منٹس اس میں ہیں۔

Mr. Speaker: First amendment in Clause 2 of the Bill.

وزیر قانون: سر! یہ آپ دیکھیں، اوپر خیبر پختونخوا یہ پولیس امنڈ منٹ ہے جی۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب کی۔

وزیر قانون: اچھا، یہ ابھی مجھے ملی ہے، ٹھیک ہے، ابھی مل گئی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

Law Minister: Sir, "(dd) 'coal' includes anthracite, bituminous coal, sub bituminous coal, lignite, and peat;"

سر! اس میں انہوں نے Coal کی Definition add کی ہے، Basically یہاں پر Definition clause میں اگر دیکھ لیں تو اس میں سارے ہم نے کئے ہوئے ہیں، پاور میں سارے ہم نے Define کئے ہوئے ہیں جو مختلف Sources of power ہیں، میرے خیال میں وہ Cover ہو جاتا ہے، پھر رولز میں اتنی ڈیٹیلز میں جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب!

جناب احمد کنڈی: سر! میری گزارش یہی ہے، یہ Coal کی Definition کیا ہے جو Alphabetically C جو ہے وہ پہلے آتا ہے حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ انرجی کو جب تک ہم Define نہیں کریں گے یہ ایکٹ نامکمل ہے، خدارا سارے قانون ساز لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ صرف سلطان صاحب کی یا حکومت کی بات نہیں ہے، یہ پورے صوبے کا مقدمہ ہے، انرجی جو ہے، میں بار بار ان چیزوں پر نظر رکھتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں، یہ ہاؤس کے سامنے لائیں، انرجی جب تک آپ Define نہیں کریں گے، انرجی میں پٹرولیم ہے، Coal ہے، یہ صرف Basically پیڈو والے ہائیڈرو کے بارے میں کمپنیز بنانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: میں پڑھ دیتا ہوں، یہ جو انرجی والی ان کی دوسری امنڈ منٹ ہے، یہ انہوں نے Coal کو Define کیا ہے، میں وہی کہہ رہا ہوں، سر! اگر یہ (n) اگر وہ پڑھ لیں، اس میں ہے،

"Power means then includes powers electrical energy generated by any means including steam, gas, coal".

اور پھر آگے اور بھی دیا ہوا ہے، تو یہ Already اس میں ہے، میں تو اس لئے کہ ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب! پھر تو آ گیا۔

جناب احمد کنڈی: سر! ان کے پاس اکثریت ہے، یہ کر سکتے ہیں، پاور کی Definition جو بھی ہے، میں نے اس پر تھوڑا سا کام کر سکا، مجھے زیادہ ٹائم چاہیئے تھا، پاور کی Definition میں Energy per unit time is power یہ پاور نہیں ہے جس کو اس طرح انہوں نے Define کیا ہے، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں ان کو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، ان چیزوں کو Categorically define کریں، Coal کی Definition میں نے اس لئے Alphabetically C پہلے آتا ہے، پھر انہوں نے انرجی کو Define نہیں کیا، میں نے نیچے انرجی کو بھی Define کیا ہوا ہے، یہ فرسٹ چیپٹر میں ان چیزوں کو میں نے تھوڑا سا Categorically define کیا تاکہ ہر قانون ساز بندہ ان چیزوں کو سمجھ سکے، چونکہ میں بار بار کہتا ہوں کہ انرجی ہمارے صوبے کا مقدمہ ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کنڈی صاحب! اس کو آج جانے دیں اور آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر وہ آپ کی بڑی Respect کرتے ہیں، اس لحاظ سے کہ جو لوگ اس کے اندر اچھی امنڈمنٹ لاتے ہیں، اگر وہ ٹھیک ہوئی تو ہم دوبارہ امنڈمنٹ کے طور پر بھی لے آئیں گے۔ جی منسٹر فار لاء۔

جناب احمد کنڈی: جی سر۔

جناب سپیکر: آپ Withdraw کر لیں۔

جناب احمد کنڈی: صرف یہ جو Clause 21 ہے، اس پر اگر تھوڑا سا مجھے ٹائم دے دیں، یہ بھی بڑی Important چیز ہے، باقی ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: سر! میں یہی، بالکل ٹھیک ہے جی، جتنی انہوں نے امنڈمنٹس لائی ہیں، بلکہ میں یہ ضرور ریکارڈ پر لاؤں گا، ابھی تیمور صاحب اور اکبر خان ہم سب باتیں کر رہے تھے، انہوں نے بڑا ہوم ورک اس کے اوپر کیا، ایک ایک کلاز کے اندر امنڈمنٹ تجویز کی ہے تو یہی ہوگا کہ یہ آ جائیں، بیٹھ جائیں، کوئی قدغن نہیں ہے، اس بل کے اندر ہم پھر بھی یہ امنڈمنٹ شامل کر سکتے ہیں، صرف اگر Clause 21 ڈسکس کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں، بے شک اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ Clause 21 پر بات کر رہے ہیں نا۔

Mr. Ahmad Kundi: In clause 21, in the end after full stop, the following sentence may be added, namely:-

"An energy audit shall be conducted by certified energy auditor who shall be required to submit a report to the Executive

Committee on the result of the energy audit carried out by such auditor".

جناب سپیکر!اس پر میری صرف گزارش یہ ہے، تیمور صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، خوش قسمتی سے ہم لوگ فنانشل جنرلی آڈٹ کرتے رہتے ہیں، میں بار بار کہتا ہوں کہ اس صوبے میں انرجی کا بہت زیادہ Potential ہے، ہائیڈرو کا بھی، Coal کا بھی، پٹرولیم و گیس میں میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان میں ہمارے پاس Specified energy auditors موجود ہیں، اگر آپ اس ڈیپارٹمنٹ کے انرجی آڈیٹر کے تھرو آڈٹ کروائیں گے تو یہ ہمارے فیوچر میں بڑا Helpful ہوگا، اس لئے میری یہ گزارش ہے، اس امنڈمنٹ کو اگر Seriously لے لیں، انرجی آڈیٹر کے تھرو تو ہمیں آڈٹ کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب!

<u>وزیر قانون</u>: سر! یہ Important point ہے جو آڈٹ کے حوالے سے ہے، یعنی ہم نے جو Originally propose کیا ہے اور جو کیبینٹ نے پاس کیا ہے، اسمبلی میں پہنچا ہے، اس میں یہ ہے کہ آڈیٹر جنرل تو Obviously وہ تو Mandatory رکھا گیا ہے کہ وہ آڈٹ کرے گا لیکن اگر Executive committee require کرتی ہے تو وہ پھر سپیشل آڈٹ، یہاں پر ہم تقریباً Common ground کے اوپر پہنچ گئے ہیں لیکن کنڈی صاحب جو Propose کر رہے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ Mandatory ہو، ایک جو Independent auditor ہو، اس کا Mandatory ہو، ہم کہہ رہے ہیں کہ Let the normal process through the Auditor General be concluded، اگر اس میں کوئی مسئلہ ہے یا Requirement ہے، تب ہم جا کے His point is well taken، اس کو بھی، میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو ہم انرجی والوں کے پاس لے جاتے ہیں، دس پندرہ منٹ، آدھا گھنٹہ میٹنگ کرتے ہیں، میرے خیال میں پھر مشترکہ لے آئیں گے، آپ کی یہ امنڈمنٹ ان شاءاللہ پھر ان کو پاس بھی کروادیں گے، آج کے لئے گزارش ہے کہ اس کو پاس ہونے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کنڈی صاحب! ٹھیک ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: ٹھیک ہے سر! بس یہ آخری ہے جو پراونشل اسمبلی میں یہ رپورٹس لے آئیں کیونکہ بڑی مشکلات ہوتی ہیں، مجھے کسی ایک جگہ سے ایک انفارمیشن ملتی ہے، دوسری جگہ سے دوسری تو یہ رپورٹس اگر اسمبلی میں آئیں تو ہم تھوڑا سا اس کو دیکھیں گے، یہ ریکویسٹ ہے، باقی میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Original Clause 2 stands part of the Bill. Clauses 3 to 20 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 3 to 20 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 3 to 20 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 3 to 20 stand part of the Bill. Amendment in Clause 21 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in Clause 21 of the Bill.

یہ تو ہو گئی ہے، وہ تو Withdraw کر لی ہے۔

Now the question before the House is that the original Clause 21 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original Clause 21 stands part of the Bill. 22 to 23 Clauses: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 22 to 23 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 22 to 23 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 22 to 23 stand part of the Bill.

’یس‘ کی آواز آنی چاہیئے نا، اب ’نو‘ ایک آدمی کی اتنی زیادہ آئی ہے کہ اور۔

Amendment in Clause 24 of the Bill. Withdrawn. The question before the House is that the original Clause 24 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original Clause 24 stands part of the Bill. Clauses 25 to 32 of the Bill: Since no amendment has

been proposed by any honourable Member in Clauses 25 to 32 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 25 to 32 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 25 to 32 stand part of the Bill. Amendment in Clause 33 of the Bill: Ms. Shgufta Malik Sahiba, MPA, to please move her amendment in Clause 33 of the Bill.

Ms. Shagufta Malik: I beg to move that in clause 33, in sub clause (2);

(i) In paragraph (e), the word "and" may be deleted.

(ii) In paragraph (f), the colon may be replaced with semi-colon and the word "and" and thereafter the following new paragraph (g) may be added namely;

"(g) All Officers, Officials appointed to or working after the enactment of PEDO Act, 1993, amended 2014, shall be liable for pension in order to make PEDO own pension cell".

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!

وزیر قانون: سر! یہ بھی شگفتہ میڈم نے بہت اچھی امنڈمنٹ پیش کی ہے، واقعی اس میں چونکہ Provision تو تھوڑی بہت ہے، Already انہوں نے پڑھا بھی ہو گا کہ (f) کے بعد جو وہ Propose کر رہی ہیں (g) لیکن (f) کے بعد ایک Provision ہے کہ:

Provided that the civil servants appointed to or working in the Pakhtunkhwa Energy Development Organization under the repeal Act shall continue to be governed by the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servant Act, 1973 and the Rules made thereunder.

یعنی صرف پینشن نہیں اور بھی جو سول سرونٹس کے لحاظ سے ان کی جو مراعات ہیں یا جو بھی ان کے رائٹس ہیں وہ Affect نہیں ہو رہے ہیں لیکن میں نے ابھی فنانس منسٹر کے ساتھ ڈسکس کیا، چونکہ پینشن کی بات انہوں نے کی ہے، ویسے تو ان کے اوپر فرق نہیں پڑ رہا لیکن تھوڑی بہت اس کی لینگویج کو ہم نے چیک کرنا ہے، میں یہی Suggest کروں گا جو کنڈی صاحب کے ساتھ ہم ڈسکس کریں گے، اس میں میڈم بھی آ جائیں تو ہم بیٹھ کے اس کی تھوڑا سی لینگویج ٹھیک کر کے واپس لے آئیں گے، آج ریکویسٹ ہے کہ کم از کم Withdraw کر دیں۔

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترمہ شگفتہ ملک: سر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر!

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں، Actually تھوڑا سا مجھے کلیئر نہیں ہو رہا کہ جو پینشن والی بات ہم کر رہے ہیں، جو پینشن سیل کی بات ہے، ہم اس پر بات کریں گے کیونکہ 1993 سے پہلے جو شیڈو تھا وہ Pensionable تھا، اب After 1993 till date جو ہے وہ Pensionable نہیں ہے، اس حوالے سے وہ ایمپلائز جو ہیں، ظاہری بات ہے کہ یہ بہت زیادتی ہے وہ PEDO کے ایمپلائز کے ساتھ کیونکہ ایکسائز کے بعد یہ دوسرا ڈیپارٹمنٹ ہے جو ریونیو جنریٹ کرتا ہے، یہ اگر ہم بیٹھیں گے بھی تو آپ مجھے تھوڑا سا اس طرح کروا دیں کہ آپ نے اس چیز کو Add کرنا ہے۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ذرا ظفر اعظم صاحب بھی بات کر لیں تو پھر آپ کر لیں، وہ بھی بات کرنا چاہتے ہیں، جی ظفر اعظم صاحب!

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر! شگفتہ صاحبہ نے جو پینشن کا معاملہ اٹھایا ہے، ان کے انٹرویوز صحیح طریقے سے ہوئے تھے، اشتہار صحیح طریقے سے ہوا تھا، 1993 سے جو لوگ بھرتی ہو چکے ہیں، ان کی بھی پینشن ہے تو Why not جو اس کرسی پر بیٹھا ہے وہ Pensionable ہے، اس میں ڈیلی ویجز کی مثال اس طرح ہے، یہ تو Discrimination ہے نمبر ایک، نمبر دو بات یہ ہے کہ جب Proper طریقے سے یہ لوگ بھرتی ہو چکے ہیں تو ان کو سول سرونٹ ڈکلیئر کیا جائے، ویسے بھی بوجھ تو حکومت پر نہیں ہے، یہ تو آرگنائزیشن پر ہے۔

جناب سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب!

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! یہ جو دونوں Sets of amendments اور یہ ڈسکشنز آئی ہیں، دونوں بڑی ہائی کوالٹی کی ہیں، جو یہ لینگویج ابھی ہم دیکھ رہے ہیں، اس لینگویج میں تھوڑی سی کنفیوزن جو ہے وہ میرے خیال میں 1993 کے بعد جو ایمپلائز ہیں یا جو نئے ایمپلائز ہیں، Typically جو پینشن سیل کا ایک Concept ہوتا ہے، Contributory pensions کا، وہ بڑا اچھا ہے تو I think کہ یہ Properly frame ward ہو، اس پر بات کرنی چاہیئے کیونکہ انہوں نے ایک بڑا ضروری پوائنٹ اٹھایا ہوا ہے جو

سارے ایمپلائز ہیں، ان کا ایک حق ہے، ہم ایسی سکیمز پر کام بھی کر رہے ہیں لیکن For the purpose of PEDO اگر اسی Engagement میں ہم ان کے ساتھ وہ کر دیں تو I think اس کی ایک ایسی لیگل لینگوتج نکال دیں گے کہ وہ سارے ایمپلائز کو پروٹیکٹ کر دے گی، اس پر وہ ڈیبیٹ ضروری ہے، But I think بڑے اچھے پوائنٹس ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ملک صاحبہ! ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> جناب سپیکر صاحب! مجھے کوئی ایشو نہیں ہے، یہ عوام کی اور ظاہری بات ہے، ایک ایسا ایشو ہے کہ اس کو Add کرنا ضروری ہے، اگر آپ لوگ جس طرح منسٹر صاحب نے کہا ہے اس کو وہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں واپس لے لوں گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ آپ بیٹھ کے اس کے اوپر لینگوتج وغیرہ ٹھیک کر لیں تو پھر یہ آ جائے گا۔

<u>Ms. Shagufta Malik:</u> Okay.

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, now, the question before the House is that the original Clause 33 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Original Clause 33 stands part of the Bill. Clause 34: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 34 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 34 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Original Clause 34 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: 'Passage Stage': Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization Bill, 2020 may be passed.

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law):</u> Sir! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization Bill, 2020 may be passed.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پولیس مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 10: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (amendment) Bill, 2020, may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Law!

(قہقہے)

<u>Minister For Law</u>: یہ خطرناک مائیک آن ہو گیا ہے Sir! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (amendment) Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (amendment) Bill, 2020, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

سرکاری ٹریژری بنچز، آپ نے اپنا بل پاس کرانا ہے یا نہیں؟ تو پھر ’یس‘ بولیں، نہیں تو پھر آپ کھڑے ہو کے کاؤنٹنگ کروادیں، پھر یہی اس کا حل ہے، آپ ’یس‘ اپنی طرف سے بولیں، کوئی نہیں ہے۔

And those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. First amendment in Clause 2 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in Clause 2 of the Bill.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو جناب سپیکر! یہ تو میں پہلے آپ سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ میں نے ایک امنڈمنٹ پیش کی ہوئی ہے، 1988 کے رولز آف بزنس میں جب سب سے پہلے اگر بل

کنسرنڈ کمیٹی کو چلا جایا کرے تو اس سے یہ ہوتا ہے کہ پھر یہ اتنا نہیں ہوتا کہ بھئی ہمارے پاس آ کے بیٹھو اور ہم سے بات کرو اور پھر اس کے بعد میں اپنی امنڈمنٹ پیش کرتی ہوں لیکن وہ میں نے امنڈمنٹ اس میں پیش کی ہوئی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان شاء اللہ وہ اس وقت دیکھ لیں گے۔

<u>Ms. Nighat Yasmeen Orakzai:</u> Janab Speaker! I beg to move that in Clause 2, in the proposed section 32, in sub section (1), in paragraph (b), for the words, figures and Brackets **"fifty percent (50%)"** the words, figures and Brackets **"forty-eight percent (48%)"** may be substituted and thereafter the following new paragraph (bb) may be inserted namely,

"(bb) two percent (2%) from the best cadet on the recommendations of training school, in the prescribed manner;"

سر! اس میں کوئی، اس کو میں ذرا Explain کر دوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب! خیر ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> کر دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Explain کر دیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ پچاس پرسنٹ جو ہے، وہ کمیٹی اس کا فیصلہ کرے گی کہ کن کو ہم نے پروموشن دینی ہے اور پچیس پرسنٹ جو ہے وہ تھرو اس کمیشن کے آئیں گے اور پچیس جو ہے وہ بھی Again اس کمیشن کے آئیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! کمیٹی کے جو پچاس پرسنٹ ہے، میں اس میں سے دو پرسنٹ جو ہے، ان کو اڑتالیس پرسنٹ کا یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اڑتالیس پرسنٹ جو ہے وہ کمیٹی کی سفارشات پر ہوں اور دو پرسنٹ ہر کیڈٹ جو جہاں پر پولیس جاتی ہے، وہاں پر ٹریننگ کرتی ہے تو دو بیسٹ جو کیڈٹس ہیں، ان کو وہ پروموشن وہیں پر مل جائے جہاں پر وہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کریں، ایک تو یہ ہے کہ ہمارے جو انسٹی ٹیوٹس ہیں، وہاں پر ایک ان میں Competition کا ماحول پیدا ہوگا، وہ جو بیسٹ کیڈٹ آنے کے لئے وہ اپنی ہر طریقے سے ذمہ داری کو پورا کریں گے، اپنی ٹریننگز کو اچھے طریقے سے پورا کریں گے، جب یہ دو کیڈٹس اچھے طریقے سے تیار ہو کے جب پولیس میں Induct ہوں گے تو میرا خیال ہے کہ ہماری پولیس اور وہ زیادہ سے زیادہ اچھے کام کرے گی۔ یہ ایک ایسی امنڈمنٹ ہے کہ جو پولیس کے لئے بھی بہتر ہے اور انسٹی ٹیوٹ کو بہتر طور پر کام

کرنے کے لئے بھی معاون ثابت ہوگی، اگر پچاس کی بجائے ہم ان کو اڑتالیس دے دیں اور دو پرسنٹ وہ کیڈٹس کے لئے ہم کیڈٹس کالج میں رکھ دیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر قانون: سر! میں ایک تو نگہت بی بی کی اس بات سے بالکل متفق ہوں، بلکہ جب بھی یہ Recommendations House میں آئیں گی، میں تو کم از کم کیبینٹ میں بیٹھ کر بھی اس کو سپورٹ کروں گا کہ جو وہ کہہ رہی ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹیز میں یہ بل Automatically جانا چاہئیے، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ یہاں پر ممبرز امنڈمنٹ لے آتے ہیں پھر یہاں پر کھڑے کھڑے ان کے اوپر فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ یہ امنڈمنٹ اچھی ہے یا بری ہے، پھر بعد میں بیٹھنا پڑتا ہے، میں Fully agree کرتا ہوں، اس وقت ابھی چونکہ وہ نہیں ہے، ہم نے اس کو ڈسکس کیا ہوا ہے، کمیٹی میں تو فی الحال یہ ہے، میرے خیال میں نگہت بی بی کے کچھ Concerns اس میں ایڈریس ہو رہے ہیں، یعنی جو پچاس پرسنٹ وہ کہہ رہی ہیں وہ Recommendations of Departmental Promotion Committee ہیں اور پچیس پرسنٹ Initial recruitment ہے، سر! ٹریننگ سکول کو یہ اختیار دینا، اب یہ ایک بہت بڑا پالیسی فیصلہ ہوگا کہ ٹریننگ سکول Recommend کرے، دو پرسنٹ اور ان میں سے ڈائریکٹ بھرتی ہوں تو میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جو Concept ہے، اس کے پیچھے وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن کچھ طریقہ کار میں کہتا ہوں، میں یہاں پر یہ بھی کمٹمنٹ دے سکتا ہوں کہ کم از کم ہو سکتا ہے کہ ہم رولز میں اس کو پھر Cover دے دیں، ایکٹ میں ہم ٹریننگ سکول کو دو پرسنٹ کا ان کی Recommendation میرے خیال میں اس وقت یہ ہمارے لئے Possible نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے کہ آپ سکول کو، میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ سکول کو Authorize کریں، مطلب جب کیڈٹ جاتا ہے اور کیڈٹ کی وہاں پر تین سٹیجز ہوتی ہیں، مطلب ہر سٹیج پر جب وہ A پوائنٹ لیتا ہے اور تین اس میں وہ A پوائنٹ لے لیتا ہے تو Automatically وہ Best cadet ہو جاتا ہے تو Best cadet تو ویسے بھی Already پانچ کیڈٹس جو ہیں وہ ہر انسٹی ٹیوٹ میں ہیں، اگر دو پرسنٹ یہاں کمیٹی سے نکال کر اگر یہ ہم اس سکول کو نہیں دے رہے ہیں، ہم ان Best students کو دے رہے ہیں کہ جو اپنی تیاری مکمل کریں گے، اس میں Competition آئے گا، میں

تو اس بات پر زور دوں گی کہ پلیز اس پر اگر ووٹنگ بھی ہو جائے، مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ یہ پولیس کی بہتری کے لئے ہے، پولیس انسٹی ٹیوٹ کی بہتری کے لئے ہے، اگر یہ ووٹنگ بھی کرانا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر!

وزیر قانون: سر! میں ایک مرتبہ پھر ان کو یہ بات، کنڈی صاحب اگر کچھ کہنا چاہتے ہیں، اس کے بعد میں کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب! آپ کی بھی امنڈمنٹ ہے؟

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر صاحب! اس میں صرف تھوڑا سا اپنا Input دینا چاہتا ہوں، نگہت بی بی کی بڑی Important وہ ہے، امنڈمنٹ ہے لیکن میں صرف گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جو کانسٹیبل بھرتی ہوتا ہے، جو کیڈٹس ہوتے ہیں، Lower courses کر کے پھر اس کے بعد جب وہ ہیڈ کانسٹیبل بنتا ہے، وہ اس کے انٹرمیڈیٹ کورسز کرتے ہیں تو Already اسسٹنٹ سب انسپکٹر میں جو کیڈٹس ہوتے ہیں، ان کا Already شیئر موجود ہے۔ جناب سپیکر صاحب! یہ بڑی Important بات ہے جو انہوں نے کی ہے، اگر وہ اس کو مزید بڑھانا چاہتی ہیں تو وہ ایک علیحدہ ایشو ہے، Already جو ہیڈ کانسٹیبل اور کانسٹیبل جو کیڈٹس ہیں، ان کا Already شیئر اے ایس آئی کے لئے موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر قانون: میں یہی کہہ رہا تھا کہ Already موجود بھی ہے تو پھر یہ Initial recruitment میں جو ہم کر رہے ہیں، Obviously پھر Best cadets ہی آگے آئیں گے، میرے خیال میں اس لئے میں کہہ رہا تھا کہ یہ Cover ہو رہا ہے لیکن پھر بھی اگر نگہت بی بی کی کوئی Suggestions ہیں تو We are open، ہماری اپنی اسمبلی ہے تو پھر کوئی امنڈمنٹ لے آئیں گے۔

Mr. Speaker: Mr. Ahmad Kundi Sahib, to please move his first amendment in Clause 2 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: In the proposed section 32, in sub-section (1), in paragraph (a), for the words, figures and brackets “twenty percent (20%)”, the words, figures and brackets “twenty five percent (25%)” may be substituted.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر صاحب! اس میں بس تھوڑا سا آپ کو، ایک 1934 سے لے کر 1986-87 تک پولیس میں کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کا 75 پرسنٹ کوٹہ ہوتا تھا، ہم بار بار جب پولیس ریفارمز کی بات کرتے ہیں تو جب تک ہم کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کے لئے Attraction نہیں رکھیں گے، ان کے لئے پروموشنز نہیں رکھیں گے تو وہ اپنی Capacity نہیں بڑھائیں گے، جب تک Attraction نہیں رکھیں گے تو میں نے جو جو پورشن دیا ہوا تھا جو ہیڈ کانسٹیبل سے اور کانسٹیبل سے انہوں نے کاٹ کے ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ کے لئے رکھا ہوا تھا، میں نے ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ کو کم کیا ہے اور کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کو زیادہ کیا ہے تاکہ ہم اس میں Attraction رکھیں گے تو وہ Capacity بڑھائیں گے، Capacity بڑھے گی تو پولیس کی پرفارمنس اچھی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر قانون: سر! یہاں بھی بڑے ادب کے ساتھ میری یہی آنریبل ممبر کے ساتھ Argument ہو گی کہ چونکہ بیس پرسنٹ تو Already ہم نے جو Existing ہیڈ کانسٹیبلز ہیں یا گریجویٹ کانسٹیبلز ہیں، ان کو ہم نے دے دیا ہے، ابھی بھی دے رہے ہیں، جب پاس ہو گا تو اب مل جائے گی، یہ پانچ پرسنٹ جب ہم کاٹیں گے تو وہ پھر Initial ریکروٹمنٹس والوں سے بھی کاٹیں گے۔ سر! یہ بھی ایک فیکٹ ہے کہ پڑھے لکھے نوجوان ہیں جو پولیس میں آنا چاہتے ہیں، Highly qualified ہیں تو ان سے ہم کیوں پانچ پرسنٹ کاٹیں، ادھر ہم بیس پرسنٹ Already ان کو دے رہے ہیں، پانچ پرسنٹ ہم یہ نئے لوگوں کو بھی ذرا موقع دیں تاکہ نوجوان آئیں اور پولیس سروس بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب احمد کنڈی: میں صرف یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، یہ آپ نہیں دے رہے ہیں، یہ پہلے پچیس پرسنٹ تھا، ابھی آپ اس کو بیس پرسنٹ کر رہے ہیں۔ سلطان صاحب! صرف میں یہ کہنا چاہتا ہوں، میری گزارش یہ ہے کہ کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کے شیئر سے چیزیں کم مت کریں، کٹ مت کریں، خیر ہے آپ ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ سے کم کر لیں کیونکہ آپ اگر پولیس کی پرفارمنس کو اچھا کرنا چاہتے ہیں تو میری یہ Suggestion ہے، Otherwise آپ سلطان ہیں، سلطان بادشاہ ہوتا ہیں اور بادشاہ جو بھی فیصلہ کرے، ہمیں منظور ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: سر! اس ملک میں جمہوری نظام ہے اور یہ اسمبلی الیکٹ ہو کر آئی ہے، میں کیبنٹ کا ممبر ہوں، اب میرا نام میرے پر دادا کا نام یہی تھا تو میرا نام یہی رکھ دیا گیا ہے، وہ تو کوئی اور زمانہ تھا، کوئی اور زمانے میں ہم آ گئے ہیں۔ سر! میں یہی ریکویسٹ کروں گا کہ Initial recruitment بھی ضروری ہے کیونکہ ہمارے نوجوان اگر بے روزگار ہیں تو ان کو بھی ملنا چاہیئے، بیس پرسنٹ چلیں ہم یہ مان لیتے ہیں، ہم نہیں دے رہے ہیں لیکن بیس پرسنٹ تو ہے نا، پچیس پرسنٹ کم از کم یہ نئے لوگ ان کو بھی موقع ملنا چاہیئے، میں ریکویسٹ کروں گا جی۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب!

جناب احمد کنڈی: میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the original Clause (2) may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Original Clause (2) stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پولیس بل مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (amendment) Bill, 2020, may be passed.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Sir! I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (amendment) Bill, 2020, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (amendment) Bill, 2020, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

آپ کی جتنی مرضی ہو 'نو' کریں وہ پھر بھی آپ کا 'یس' کریں گے، پتہ نہیں، لاء منسٹر صاحب! اپنے آنریبل ممبرز کے لئے کچھ خوراک کا بندوبست کریں، جب لودھی صاحب فوڈ منسٹر تھے تو آپ زیادہ زور سے بولا کرتے تھے، ابھی نہیں بولتے۔

(قہقہے)

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صحت کی دیکھ بھال کی خدمات اور سہولیات (تشدد اور مالی نقصان کی روک تھام) مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12. 'Consideration of Bill': Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Healthcare Service Providers and Facilities (Prevention of Violence and Damage of Property) Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Health): Mr. Speaker! I request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Health Care Service Provider and Facilities (Prevention of Violence and Damage of Property) Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa, Health Services Providers and Facilities (Prevention of Violence and Damage of Property) Bill, 2020, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 11 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: No.

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ کریں، جو بل کی Favour میں ہیں وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جو بل کے حق میں ہیں وہ انتالیس ہیں، اب جو خلاف ہیں وہ کھڑے ہو جائیں،

Please stand up on yours seats.

آپ کی وجہ سے میں نے ٹریژری بنچز کو کھڑا کیا ہے۔

But they are thirty nine.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Opposition, 12 and Treasury Benches, 39. Clauses 1 to 11 stand part of the Bill. First amendment in Clause 12 of the Bill.

(Applause)

Mr. Speaker: Mr. Babar Saleem Sawati Sahib, to please move his first amendment in Clause 12 of the Bill.

Mr. Babar Saleem Sawati: Mr. Speaker! Thanks. I intend to move that in Chapter-III, in clause 12, after sub section (3), the following new sub-clause (3a) may be added;-

"(3a) Ensuring safety and sanctity of patient video recording should be obligatory for the OT proceeding, entering the patient till shifting out.

Each healthcare facility shall be bound to provide a copy of the whole recoding of the patient information on demand to the patient concerned or his designated attendant".

Mr. Speaker: Minister for Health, please.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): جناب سپیکر! اس کے علاوہ دو تین اور Suggestion آئی تھیں جو موؤ نہیں ہوئیں، میری ریکویسٹ یہ ہو گی، چونکہ فی الحال From the prospective of the pandemic ضروری ہے کہ یہ بل پاس ہو اور یہ ایک Important suggestion ہے، اس کو اور مزید Suggestion کے لئے ایک کمیٹی بنادیں تاکہ اس بل میں جتنی بھی Improvement ہو سکتی ہے وہ ہو لیکن فی الحال یہ Withdraw کر دیں اور پاس کر دیں۔

جناب سپیکر: جی بابر سلیم صاحب! ابھی Withdraw کرتے ہیں، ہم کمیٹی بنائیں؟

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر! یہ بہت ضروری ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جہاں اپنے سٹاف کو کسی بھی بل کے تھر و اپنے افسران کو Protect کرتے ہیں، یہ سارا کچھ پبلک اور عوام کے لئے ہو رہا ہوتا ہے، پبلک کا انٹرسٹ بھی اس میں Safeguard کرنا بہت ضروری ہے، جناب منسٹر صاحب نے ایشورنس دے دی ہے کہ ہم اس پر کمیٹی Form کر کے وہ کریں گے، میں اس کو Withdraw کرتا ہوں With a condition کہ یہ اس کو کمیٹی میں دیکھیں۔

جناب سپیکر: پھر اس کی حکومت خود کمیٹی بنائے گی، آپ خود بنالیں گے، پھر اس میں آپ ڈسکس کر لیں، ایسالاء میں کریں اور دوسرا یہ بھی کریں گے۔

The question before the House is that the original Clause 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 12 stands part of the Bill. Clauses 13 to 16 of the Bill: Since no amendment has be proposed by any honorable Member in Clauses 13 to 16 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 13 to 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 13 to 16 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صحت کی دیکھ بھال کی خدمات اور سہولیات (تشدد اور مالی نقصان کی روک تھام) مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Healthcare Service Providers and Facilities (Prevention of Violence and Damage of Property) Bill, 2020, may be passed.

Minister for Health: Sir, the Khyber Pakhtunkhwa, Health Care Service Providers and Facilities (Prevention and Violence and Damage of Property) Bill, 2020, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Healthcare Service Providers and Facilities (Prevention of Violence and Damage of Property) Bill, 2020, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب محب اللہ خان وزیر صاحب، آج کے لئے؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، آج کے لئے؛ محمد نعیم خان صاحب، آج کے لئے؛ آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب، آج کے لئے؛ ہشام انعام اللہ صاحب، آج کے لئے؛ لائق محمد خان صاحب، آج کے لئے؛ ضیاء اللہ خان بنگش صاحب، آج کے لئے؛ حاجی انور حیات

صاحب، آج کے لئے؛ سید اقبال میاں صاحب، آج کے لئے؛ سید احمد حسین شاہ صاحب، آج کے لئے؛
جناب سراج الدین صاحب، آج کے لئے؛ ملک شوکت علی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔
Is it the desire of the House the leave may be granted?
(The motion was carried)
Mr. Speaker: Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motion': Mr. Faheem Ahmad, MPA, to please move his privilege motion No. 111, in the House. Ji, Faheem.

جناب فہیم احمد: شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ ہماری جو تحصیل متنی ہے، اس کے اے ڈی سی صاحب جو کہ وزٹ پر تھے، رینگ روڈ پر۔۔۔۔

Mr. Speaker: Readout, please.

جناب فہیم احمد: جی جی، میں نے کاشف جان اے ڈی سی پشاور سے فون پر رابطہ کیا تو انہیں اپنے ساتھ پیشتخرہ کامران پلازہ رینگ روڈ پشاور وزٹ کرنے کو کہا، بعد ازاں اے ڈی سی کاشف جان نے فون پر مطلع کیا کہ وہ متعلقہ پلازہ کے منشی کے ساتھ اس کی بات ہو گئی ہے، پلازہ کے تمام ایس او پی کا Follow کر رہے ہیں، لہذا جو پلازہ میں نے Seal کیا تھا، اسے Un-seal کر دیں، شام کے وقت تھانہ پشتخرہ کے محرر نے مجھے آگاہ کیا کہ اے ڈی سی کاشف جان نے مجھے حکم دیا ہے کہ متعلقہ ایم پی اے صاحب کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے، انہوں نے کار سرکار میں مداخلت کی ہے۔ نمبر ایک یہ کہ اے ڈی سی صاحب نے مجھے کہا کہ پلازہ والے پہلے سے ایس او پی پر عمل درآمد کر رہے تھے، ہم صرف اپنی پراگریس Show کر رہے ہیں۔ نمبر دو، اے ڈی سی صاحب نے پلازے کو غیر قانونی Seal کیا اور پھر Un-seal کا الزام مجھ پر عائد کیا ہے، متعلقہ اے ڈی سی کی غلط بیانی کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بلاول صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو آنریبل سپیکر۔ یہ واقعات روز بروز بڑھ رہے ہیں، بہت بری بات ہے کہ ہم ہر ایم پی اے Individual آ کے یہاں پر کبھی اے سی صاحب کے حوالے سے بات کرتے ہیں، کبھی ڈی سی صاحب کے حوالے سے بات کرتے ہیں، کبھی اے ڈی سی صاحب کے حوالے سے یہ ایشوز ہمارے چل

رہے ہیں، اس کے لئے، ایک Serious matter ہے اور یہ گورنمنٹ کو حل کرنا پڑے گا کیونکہ خود میری Constituency میں نہیں آتا، کارخانو مارکیٹ جو ہے، وہاں پر ظاہری بات ہے کہ کاروبار، روزگار وہاں پر ان لوگوں کا ہے، پلازے یہ لوگ بند کر لیتے ہیں، پھر اس کے بعد ہم بات کرنے کے لئے جاتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ بات کریں تاکہ یہ ایشوز ہم Sort out کریں لیکن وہ اس طرح ہماری بات کو کوئی نہیں سنتے، اس کو Ignore کیا جاتا ہے، اس لئے یہ ایشوز بہت زیادہ ہو گئے ہیں، اس کا حل گورنمنٹ کو نکالنا چاہیئے تاکہ جتنے بھی، ہمارے ٹیم کا جو حصہ ہے، ان کو بیٹھانا پڑے گا اور ان کو سمجھانا پڑے گا کیونکہ ہم تو عوامی نمائندے ہیں کیونکہ کل کو ہم نے پھر عوام کے پاس جانا ہوتا ہے، اگر ہم یہ مسئلے حل نہیں کریں گے تو ہم عوام میں ظاہری بات ہے ہمیں جو ہے، You can call it، ہمیں بدنام کرنا ہوتا تو پھر ہم یہ گزارش کریں گے کہ یہ پوری جو بھی کمیٹی ہے، اس پر کام کرنا چاہیئے اور جتنا جلدی ہو سکے اس کا حل نکالنا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Law Minister, who will respond?

جناب فہیم احمد: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ نے بات کرنی ہے، اس پر کر لیں۔ فہیم صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب فہیم احمد: جناب سپیکر صاحب! شکریہ۔ اچھا یہ تو آن ریکارڈ ہے، یہ واقعہ وہاں پر کیمرے بھی لگے ہوئے ہیں، انہوں نے کہا کہ ایم پی اے صاحب نے پلازہ Unsealed کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ لوگ چن چن کے اپنے علاقوں میں شاید ان کو کوئی انسٹرکشن ہے، مجھے پتہ نہیں ہے کہ کیا سین ہے کہ جو ایم پی ایز کے پیچھے لگے ہوئے ہیں، ان کی کمزوریاں ڈھونڈ رہے ہیں، باقی عوام کی خدمت وہ نہیں کر رہے ہیں، ٹھیک ہے، باقی علاقوں کا مجھے پتہ نہیں ہے، اپنے علاقے کا مجھے پتہ ہے، ابھی ایک میرے علاقے میں سینی ٹیشن کا ورک چل رہا ہے تو چھوٹے چھوٹے مسئلے درپیش ہوتے ہیں، اس میں ایسا ہے کہ جو قانون میں Loopholes ہیں، قانون کی تھوڑی بہت کمزوریاں ہیں وہ ان کو استعمال کر کے ہمیں Dodge کر جاتے ہیں، ایک راستہ تھا کہ اس پر سرکاری کام ہو چکا تھا، ہم نے سنا ہے کہ جس راستے میں سرکاری پیسہ لگ جائے، اس میں سینی ٹیشن ہو جائے تو وہ سرکاری راستہ بن جاتا ہے، اس طرح کا ایک کیس میرے پاس آیا، کچھ لوگ تھے جو وہ راستہ بند کر رہے تھے، میں نے ان سے یہ کہا کہ یہ آپ دیکھ لیں اس کیس کو، ہمارا یہاں پر کوڈ آف ریکارڈ ہے، مطلب اس کی ملکیت ابھی بھی ہے، یہ راستہ اس پر ہم زور نہیں ڈال سکتے کہ اس کو جانے دیں اور یہ راستہ بن جائے، Same case تھا، دوسری جگہ پر وہاں انہوں نے مختلف

Entertain کیا، انہوں نے کہا کہ سرکار کا پیسہ لگا ہوا ہے، یہ راستہ کوئی بند نہیں کر سکتا ہے، لہذا یہ راستہ بننا چاہیئے، میں یہ درخواست کر رہا ہوں آپ سے کہ جب ان کی اپنی سفارش کوئی آ جاتی ہے، اپنا کوئی جان پہچان والا آ جاتا ہے تو ان کے لئے قانون بنا کے اور یہ چیزیں کر کے وہ تو Entertain کر دیتے ہیں لیکن اگر کوئی Public representative ان کو لیگل اور میرٹ والا کام کہتے ہیں تو اس کو ٹال مٹول کے ذریعے وہ یہ حل نہیں کرتے ہیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی، لاء منسٹر!

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر! فہیم احمد ہمارا بھائی بھی ہے، بہت Active اور بہت زیادہ ایک عوامی نمائندہ ہے، میں تو یہ باتیں سن کے یہاں پر اسٹیبلشمنٹ اور ایڈمنسٹریشن کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو میں آپ کے توسط سے اور اس فلور کے توسط سے آخری بار ضرور یہ کہنا چاہوں گا کہ یہاں پر تقریباً روزانہ اس طرح کی شکایات جس طرح بلاول صاحب نے بھی کہا کہ یہ شکایات آ رہی ہیں، ہم تو یہ ایڈمٹ کروائیں گے، اس میں ہمیں کوئی وہ نہیں ہے لیکن میں ان کو یہ ضرور ڈائریکشن دے رہا ہوں کہ آپ نے یہاں پر ہمارے ممبر کی باتیں سن لیں And this is the last direction from this Floor، اگر اس طرح کی صورتحال اور ہمارے جو بھی ممبرز ہوں، وہ اپوزیشن میں ہوں، خواہ وہ ٹریژری میں ہوں، سرکاری افسر کا کام ایڈمنسٹریشن چلانا اور حکومتی پالیسی کو Implement کروانا اور ایڈمنسٹریشن ایم پی اے کا کام نہیں ہے، کیبینٹ کا کام نہیں ہے، ایڈمنسٹریشن بیوروکریسی کا کام ہے، تو میں ان کو یہ ضرور کہوں گا کہ اپنے Loopholes دیکھ لیں، جہاں پر آپ کو ایس او پی اور پراونشل کیبینٹ کی طرف سے بتائی گئی ہیں کہ ماسک پہننا ضروری ہے، Distance رکھنا ضروری ہے اور وہ آپ کا کام ہے کہ وہ آپ اس کے لئے طریقہ نکالیں، یہ نہ کریں کہ ایک بندے نے ماسک نہیں پہنی ہو اور آپ نے پورا پلازہ، یہ آسان کام ہے کہ پورا پلازہ آپ سیل کر دیں، میرے خیال میں اس سے کام نہیں چلے گا، اپنے طریقہ کار کو بالکل ٹھیک کر لیں۔ سر! جہاں تک فہیم صاحب کی بات ہے تو اس کو ضرور آپ پریویلیج کمیٹی میں لے جاتے ہیں، وہاں پر ہم اے ڈی سی صاحب کو بلائیں گے، ان سے ہم پوچھیں گے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ جو باتیں کر رہے ہیں، میں تو کم از کم ضرور کمیٹی میں ان سے یہ پوچھوں گا، ان کا موقف بھی جانیں گے، اس کے بعد جو بھی ایکشن ہو، اسمبلی نے، کمیٹی نے لینا ہو وہ ہم لیں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The question before the House is that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the

Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the Privilege Committee.

ارباب جہانداد صاحب ہیں یا نہیں؟ وہ پیش کر کے پھر چلے جاتے ہیں، ابھی ایک ایڈ جرنمنٹ موشن ہے، دو کال اٹینشنز ہیں، اب لیں تو پھر تیمور صاحب کو ٹائم نہیں ملے گا، آپ نے باتیں کی ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ایجنڈا کل پر باقی چھوڑ دیں تو پھر ٹائم نہیں رہے گا، مغرب ہو جائے گی، کل پر ڈال لیتے ہیں، یہ دو تین چیزیں رہتی ہیں، یہ کل لیتے ہیں اور تیمور جھگڑا صاحب کو ٹائم دے دیتے ہیں ورنہ اس کو بھی آگے کر لیتے ہیں نا، ضائع نہیں ہونے دیتے، آگے کر لیتے ہیں ورنہ پھر آپ کا جو جواب ہے، آپ لوگوں نے جو بات کی ہے، گورنمنٹ کا پوائنٹ آف ویو بھی آپ کو آنا چاہیئے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر! ایک تو دوبارہ مجھے معذرت کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایجنڈا جس سیریل سے جا رہا ہے، آپ حکومتی ایجنڈا آئٹمز کو پہلے لے آتے ہیں اور اپوزیشن کو پیچھے دھکیل دیتے ہیں، جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ تھوڑا نامناسب ہے، ایجنڈے کو اس سیریل سے جانا چاہیئے۔ اب آپ خود اندازہ کریں کہ آپ نے آئٹم نمبر تین، چار، پانچ Sorry چار، پانچ، چھ، سات کو پیچھے کر دیا اور آٹھ، نو، دس، گیارہ کو آگے کر دیا، روزانہ اس طرح ہوتا ہے، یہ جو آپ نے یہاں پر بے توقیری کا اعلان کیا، آپ سے تو کم از کم ہمارا۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کافی سارا ٹائم ہمارا وہ ہاسپٹل کے ایشو پر آ گیا تو پھر میں نے چونکہ یہ گورنمنٹ نے اجلاس بلایا ہوا ہے لیجسلیشن کے لئے، تو میں نے وہ پوائنٹس لے کر ابھی میں آپ ہی کے ایجنڈے پر ہوں، ابھی یہ آپ پر ہے، میں آپ سے یہی پوچھ رہا ہوں، ہاں میں نے ہاؤس سے پوچھا ہے، پہلے بھی ہاؤس سے پوچھ کے میں نے کیا ہے، پہلے بھی With the permission of the House میں نے کیا، اب بھی میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ جو باقی ایجنڈا ہے، آپ اور تیمور جھگڑا صاحب کو سننا چاہتے ہیں کہ پہلے یہ کرائیں۔

جناب سردار حسین: اوکے۔ نہیں، ہاؤس نے تو آپ کو ایک آئٹم کی اجازت دی، جناب سپیکر! یہ اجازت نہیں دی کہ آپ لاسٹ آئٹم کو پہلے لے کر آئیں اور پہلے کو بعد میں لے کر آئیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میں نے تین لیجسلیشنز تھیں، تین قانون تھے، ان کے اوپر بات کی تو انہوں نے Allow کیا اور اب میں آپ ہی کے ایجنڈے کے اوپر ہوں، جب تک آپ نہیں کہیں گے، میں نہیں اٹھوں گا، اب میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ابھی تیمور جھگڑا صاحب کو سننا ہے یا اس ایجنڈے پر آئیں۔

جناب سردار حسین: ہاں، تیمور جھگڑا صاحب بھی اپنی بات کر لیں گے لیکن میرے خیال میں ایجنڈے کو تھوڑا آگے بڑھانا چاہیئے، ہمارے اپوزیشن کے دو آئٹمز ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو پہلے ایجنڈے پر آ جائیں۔

جناب سردار حسین: ہاں جی، آئٹم نمبر چھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور کل پر چھوڑ دیں؟

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! ابھی یہ تین آئٹمز کر لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پھر کوئسچنز آور کو چھوڑ دیتے ہیں نا۔

جناب سردار حسین: ابھی آپ نے پانچ کر دیا اور یہ بھی میں نہیں کہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پانچ، چھ، سات یہ لے لیتے ہیں۔

جناب سردار حسین: جی جی، پانچ تو ہو گیا۔

جناب سپیکر: پانچ تو ہو گیا نا، تحریک استحقاق نمبر چھ، سات رہتے ہیں، چھ سات لے لیں اور کوئسچنز آور کل پر چھوڑ دیتے ہیں۔

جناب سردار حسین: جی، یہ دو کر لیں اور پھر بعد میں کوئسچنز آور کر لیں۔

جناب سپیکر: اوکے۔ ورنہ پھر جھگڑا صاحب تو خوش ہیں کہ مجھے ٹائم نہ ملے وہ تو نکل جائیں گے، اس کے بعد چھٹی کر کے پھر وہ ریکویسٹ تو آپ کی تھی، He will، اذان کا ٹائم ہو جاتا ہے۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Sardar Hussain Babak Sahib, to please move his adjournment motion No. 219, in the House.

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر! مجھے افسوس ہوتا ہے، میں اس مزاج کا نہیں ہوں کہ میں کرسی کے حوالے سے کچھ سوالات اٹھاؤں لیکن پھر بھی یہ چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں، تو یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ایجنڈا آپ کے سامنے پڑا ہوتا ہے، آپ کو یہ بھی علم ہوتا ہے کہ یہ حکومتی ایجنڈا ہے، یہ اپوزیشن کا ایجنڈا ہے

تو ہمارے ایجنڈے کے لئے حکومت کا پہلے لانا میرے خیال میں یہ نامناسب ہے، ہم امید رکھیں گے کہ آئندہ سے ایسی پریکٹس نہ ہو۔

جناب سپیکر صاحب! آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ وفاقی وزیر تعلیم نے تعلیمی اداروں کی بندش کا اعلان کیا ہے، آئینی طور پر وزارت تعلیم اب صوبائی محکمہ ہے، وفاقی وزارت غیر آئینی ہے، لہذا حکومت کس طرح صوبوں کا اختیار استعمال کر سکی ہے؟ کورونا وباء کا مقابلہ کرنا پڑے گا، تعلیمی اداروں کی بندش کورونا کا مقابلہ ہے، یہ کوئسچن مارک ہے کہ پچھلے سال بھی لاکھوں بچوں اور بچیوں کا وقت ضائع ہوا، حکومت تعلیمی اداروں کی بندش کے بجائے موجودہ حالات میں تعلیمی سرگرمیوں کو ایس او پیز کے مطابق حکمت عملی کو یقینی بنائے، حکومت کورونا وباء سے نمٹنے کے لئے زمینی حقائق کے مطابق انتظامات پر توجہ دے، حکومت اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہے اور فوراً تعلیمی اداروں کو بند کرنے کا حکم صادر فرماتی ہے، حکومت کو اپنی ذمہ داریوں پر توجہ دینی چاہیئے، عوام ہر حالت میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں مگر وہ حکومت کی ذمہ داری اور غیر سنجیدگی کو دیکھتے ہیں، عوام کا حکومت پر اعتماد نہیں رہا ہے، لہذا حکومت کو اپنی پوری توجہ اور توانائی مسئلے سے نمٹنے کے لئے ٹھوس اور نظر آنے والے اقدامات کرنے ہوں گے۔

جناب سپیکر! جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اٹھارہویں ترمیم کو رول بیک کرنے کی کوشش ہو رہی ہے تو ہماری بات پر توجہ نہیں دی جا رہی ہے، حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تعلیم اٹھارہویں ترمیم کے بعد پراونشل سبجیکٹ بن گئی ہے، اب ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ وفاقی وزیر کا وہاں پر موجود ہونا، یعنی کس آئین کے تحت ہے یا کس مقصد کے تحت ہے؟ پھر اس سے بڑھ کے بھی روزانہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ وفاقی وزیر تعلیم وہ صوبوں کو ہدایات جاری کر رہے ہیں تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں؟-----

<u>جناب سپیکر</u>: بابک صاحب! یہ بات آگے ڈسکشن میں کریں نا، آج اس کو ایڈمٹ کروائیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میں Simple-----

<u>جناب سپیکر</u>: نا، یہ ایڈمٹ کروانی ہے، بس بات اس پر ہو گئی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: وہ تو میں ریکویسٹ کر رہا ہوں لیکن Simply صرف-----

<u>جناب سپیکر</u>: تو پھر آپ کی بات ہو گئی، پھر ایڈمٹ کیا کریں گے، اس لئے پھر وہ اس وقت کریں جب کوئسچن، ہاں جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون: سر! میں صرف دو منٹ، چونکہ بابک صاحب نے Introductory باتیں اس کے اوپر کر لی ہیں تو یہ میں ضرور کہوں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آگیا نا۔

وزیر قانون: نہیں جو آپ نے کہا ہے، اس کا میں جواب دوں گا، اس طرح تو نہیں ہو سکتا ہے، جواب آپ بھی سن لیں، آپ نے جتنا، انہوں نے جتنا کہا ہے، اتنا ہی میں جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! آپ کا پوائنٹ آف ویو تو سارا آگیا، بڑا کلیئر ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کا یہ کام نہیں ہے، پراونشل کا ہے، آپ یہ کہہ رہے ہیں، اس میں اب منسٹر صاحب کو سنیں۔

وزیر قانون: سر! یہ تو کبھی اس ہاؤس کی تاریخ میں نہیں ہوا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اٹھارہویں ترمیم کو رول بیک کر رہے ہیں، ہم کوئی بھی جواب نہ دیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں۔

وزیر قانون: سر! میں، انہوں نے کم از کم پندرہ منٹ بات کی ہو گی، میں دو منٹ میں اس کو ختم کرتا ہوں، ویسے بھی ایڈجرنمنٹ موشن ہے وہ ایڈمٹ ہو جائے گی۔ سر! ایک تو یہ ہے کہ یہ Pandemic ہے، یہ کوئی عام حالات نہیں ہیں اور جو این سی او سی بنی ہوئی ہے وہ صرف صوبہ خیبر پختونخوا میں نہیں، اس میں سندھ، اس میں بلوچستان، اس میں پنجاب اور اس میں جو ہمارا آزاد جموں کشمیر ہے، گلگت بلتستان، سارے Represented ہیں، ایک اس میں قوم کے اوپر جس طرح ایک Calamity آتی ہے، زلزلہ آتا ہے، کوئی جنگ شروع ہو جاتی ہے تو اس میں Coordination بہت ضروری ہوتا ہے، Coordination رکھنا کوئی بری بات نہیں ہے، رہی بات فیصلوں کی، فیصلے صوبائی کابینہ کرتی ہے اور وہ وہاں سے Recommendations صرف آتی ہیں، ہر ایک فیصلہ صوبائی کابینہ کے پاس آتا ہے، صوبائی کابینہ اس کو Authenticate کرتی ہے اور وہ فیصلے کرتی ہے، آخر میں میں نے پہلے کہہ دیا تھا، میں اتنی لمبی بات نہیں کروں گا، اٹھارہویں ترمیم کی بات کرتے ہیں، کہاں اٹھارہویں کو رول بیک ہے، کیا ان کو خواب میں نظر آگیا کہ اٹھارہویں ترمیم رول بیک ہو رہی ہے؟ این سی او سی تو ایک Recommendatory body ہے، وہ تو سندھ کو بھی Recommend کرتی ہے، ہمارے صوبے کو بھی Recommend کرتی ہے، وہ تو ہمیں بھی پتہ ہے کہ تعلیم جو ہے وہ Devolve ہو چکی ہے وہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبوں کے پاس آچکی ہے، یہ ایشورنس میں دینا چاہتا ہوں کہ اس کے اوپر ہم

Zero compromise یہ جو صوبائی خود مختاری ہے، جو اٹھارہویں ترمیم ہے، جو تعلیم کا شعبہ، جو اور شعبے صوبوں کے پاس آئے ہیں، اس کی تو کسی نے بات بھی نہیں کی ہے، میں صرف یہ اپوزیشن کو ریکویسٹ کرنا چاہوں گا کہ ہر ایک بات سیاست کے لئے نہیں ہوتی ہے، بچوں کا فیوچر ہوتا ہے، بچوں کی صحت ہوتی ہے، ہر ایک چیز پر رول بیک ہو رہا ہے، یہ دیکھیں کہ صوبائی خود مختاری جا رہی ہے، خدارا بچوں پر بھی آپ سیاست کر رہے ہیں، ابھی تو جلسے کر رہے ہیں، کورونا کے پھیلاؤ میں اضافہ کر رہے ہیں، ابھی بچوں کے اوپر بھی آپ نے سیاست شروع کر دی ہے (تالیاں) یہ تو زیادتی ہے، سر! ایڈمٹ کرتے ہیں، ڈیبیٹ کے لئے ایڈمٹ کر دیں۔

Mr. Speaker: The question before the House is

(Interruption)

جناب سردار حسین: ان کی یہ بات کہ ہم رول بیک نہیں کر رہے ہیں، کیا یہ بتا سکیں گے کہ وفاقی وزیر جب اعلان کرتا ہے کہ سارے ملک میں یکساں نصاب ہوگا، اس کے پاس آئین کا یہ اختیار کدھر سے آیا ہے؟ یہ مجھے جواب دے دیں نا، Simple جواب یہ مجھے دے سکتے ہیں؟ جناب سپیکر! اس طرح نہیں ہے جس طرح یہ کہہ رہے ہیں، یعنی یہ کیا بات ہوئی کہ ہر ایک بات پر سیاست کریں، ہم سیاسی لوگ ہیں، اس ملک کے مسائل سیاسی طور پر حل ہوں گے، یہ لاٹھی گولی کے ذریعے حل نہیں ہوں گے جس طرح یہ کہتے ہیں۔ سر! یہ Pandemic کی جلسوں کی بات کرتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ کنٹینر دیں گے، میں تو نہیں کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے، میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے ڈی جی بٹ پر ایف آئی آر نہیں کی، ان لوگوں نے نہیں کی؟ میں یہ نہیں کہتا کہ ان لوگوں نے ایف آئی آر کی ہے، میں یہ بھی نہیں کہتا ہوں کہ جس کمیٹی نے یہاں پر سٹیڈیم کا جلسہ Organized کیا تھا، صوبائی حکومت نے اس پر ایف آئی آر کی ہے، میں نہیں کہوں گا، میں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ صوبائی حکومت نے ٹرانسپورٹروں کو نہیں کہا کہ ان کو ٹرانسپورٹ نہ دیں، صوبائی حکومت نے ایڈورٹائزمنٹ کمپنی کو نہیں کہا کہ ان کے سائن بورڈ آپ اتاریں، جب آپ نے بات کرنی ہوتی ہے تو دوسروں کی بھی پھر بات سنیں۔

Mr. Speaker: Let’s go the adjournment motion. The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detail discussion? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention': Mr. Inayatullah, Mr. Sirajuddin Sahib, Ms. Humara Khatoon, MPA, to please move their joint call attention No. 1446.

کوئی ایک پڑھ لیں، باقی نام سب کے آ گئے، یہ کال اٹینشن عنایت اللہ صاحب پڑھ لیں۔

جناب عنایت اللہ: میں پڑھ لیتا ہوں، ایک دو منٹ بات اس پر کروں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب! پڑھیں۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! ہم وزیر برائے محکمہ ماحولیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ صوبہ بھر میں موجود جنگلی زیتون کے کروڑوں درختوں کو گرافٹنگ کے ذریعے پھل دار زیتون میں تبدیل کیا جا سکتا ہے، ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں جنگلی زیتون کے کروڑوں درخت موجود ہیں، چند سال قبل ضلع دیر پائین اور باجوڑ میں محدود پیمانے پر جنگلی زیتون کو قلم کاری کے ذریعے پھل دار زیتون میں تبدیل کر کے ان درختوں سے حاصل ہونے والے زیتون کے پھل سے خالص تیل نکالا جا رہا ہے جبکہ اس کا اچار، مربہ اور قہوہ بھی تیار کیا جاتا ہے، اس وقت حکومت اربوں روپے بیرون ملک سے خوردنی تیل کی درآمد پر خرچ کرتی ہے جبکہ ماہرین کے مطابق ملک میں جنگلی زیتون کی پیوند کاری اسی سے نوے فیصد گرافٹنگ کامیاب ہے اور حکومت جنگلی زیتون والے علاقوں کے زمینداروں اور نوجوانوں کو گرافٹنگ کی تربیت دے کر انتہائی کم خرچ پر بڑے پیمانے پر زیتون کی پیداوار کو بڑھا سکتی ہے جس سے چند سالوں میں نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کیا جا سکے گا بلکہ سالانہ کھربوں روپے کی آمدن حاصل کرنے سے نہ صرف قیمتی زر مبادلہ کو بچایا جا سکتا ہے بلکہ لاکھوں افراد کو باعزت روزگار بھی فراہم کیا جا سکتا ہے، پاکستان ہر سال اربوں روپے خوردنی تیل کی درآمد پر خرچ کرتا ہے، ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں جنگلی زیتون کے پانچ کروڑ سے زائد درخت موجود ہیں، ملک کے تین صوبے بلوچستان، پنجاب، خیبر پختونخوا اور آزاد کشمیر میں زیتون کی کاشت اور جنگلی زیتون کی قلم کاری کے لئے انتہائی موزوں ہیں، اگر حکومت زیتون کی کاشت اور جنگلی زیتون کی پیوند کاری کی سرپرستی کرے تو صوبہ خیبر پختونخوا میں اتنا پوٹینشل موجود ہے کہ اگلے چھ سات سالوں میں ملک زیتون کا تیل ایکسپورٹ کرنے والے بڑے ممالک میں شامل ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر صاحب! میں ایک دو منٹ بات کرتا ہوں،Co mover کو بھی اجازت دیں کہ وہ بھی اس پر بات کریں،اس پر باقاعدہ سٹڈیز ہوئی ہیں، بہت بڑا پوٹینشل کے پی کے اندر موجود ہے،ایک فگر مجھے یہ ملا ہے کہ کے پی کے اندر جو ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ ہے،اس کے اندازے کے مطابق تین کروڑ سے زیادہ جنگلی زیتون کے پی کے اندر موجود ہے اور اس کی گرافٹنگ کے بڑے کامیاب تجربے بھی ہوئے ہیں،یہاں نئے پودے لگانے کا بھی پوٹینشل موجود ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ دنیا کے اندر کئی بڑے ممالک ایسے ہیں جو اس سے زر مبادلہ بھی کماتے ہیں اور ایمپلائمنٹ بھی Generate کرتے ہیں، سپین دنیا کا چھیالیس پرسنٹ زیتون کا تیل اور زیتون کو Generate کر کے اس کی پروڈکشن کے ذریعے سے زر مبادلہ پوری دنیا کے اندر وہ ایکسپورٹ کرتا ہے،امریکہ،اٹلی اسی طرح فرانس اور تیونس ہے،اس کے ساتھ ساتھ Egypt ہے، یہ ممالک بھی زیتون Produce کرتے ہیں،اس کا بہت بڑا پوٹینشل موجود ہے، ملاکنڈ ڈویژن کے اندر لاکھوں کی تعداد میں زیتون کے پودے موجود ہیں، میں یہ چاہتا ہوں، متعین تین چیزیں جو ہیں وہ میں Recommend کرتا ہوں اور یہ بھی چاہوں گا کہ اگر آپ اس کو کسی سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر بھیجتے ہیں،ایگریکلچرل کی سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر انوائرونمنٹ کے یا اس پر کوئی سلیکٹ کمیٹی بناتے ہیں تاکہ Concrete recommendations بھی سامنے آجائیں، میں تین متعین چیزیں بتانا چاہتا ہوں، ایک یہ کہ گرافٹنگ کے لئے لوگوں کو سہولت فراہم کی جائے، نمبر دو،اس کے لئے لوگوں کو Train کیا جائے، نمبر تین، بڑے پیمانے پر مختلف علاقوں کے انوائرونمنٹ اور Climate کے مطابق زیتون کے پودے فراہم کئے جائیں اور اس کے لئے باقاعدہ ایک پالیسی کیبنٹ سے منظور کی جائے،اے ڈی پی کے اندر اس کے لئے پیسے بھی رکھے جائیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ یہ اس وقت Shared domain ہے،انوائرونمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ کے درمیان Shared domain ہے، تو یہ جو کنفوژن ہے وہ بھی آپ دور کریں اور اس حوالے سے Steps اٹھائیں تو اس صوبے کو بہت بڑا فائدہ مل سکتا ہے، روزگار جو ہے وہ پیدا ہو سکتا ہے، زر مبادلہ کمایا جا سکتا ہے، Economic activaties generate ہو سکتی ہیں،اس صوبے کی اکنامک جو ہے وہ بہتر ہو سکتی ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس پر Concrete steps اٹھائے جائیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، حمیرا خاتون صاحبہ!

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ ایک بات کی تجویز رکھنا چاہ رہی ہوں کہ چونکہ بلین ٹریز جو ہے، حکومت کی جانب سے بہت درخت لگانے کا بہت اچھا پراجیکٹ ہے، اگر آپ نے زیتون کے درخت لگوانے ہیں تو یہ بلین ٹری پراجیکٹ کا حصہ بنادیں، میرے خیال میں Win win situation ہو جائے گی، اس میں حکومت کے ساتھ ساتھ یہ ساری جو اور مراعات ہیں، یہ بھی مل جائیں گی اور ہمارا پراجیکٹ بھی پورا ہو گا۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Minister for Environment.

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات، جنگلی حیات): جناب سپیکر صاحب! عنایت صاحب اور حمیرا بی بی نے جو باتیں کی ہیں، ان کے ساتھ بالکل میں ایگری کرتا ہوں، چونکہ میں تھوڑا سا اس میں ایک دو چیزیں Add کرنا چاہتا ہوں۔ ایگریکلچرل کا مینڈیٹ ہے، ان کے پاس ریسرچ لیبارٹریز ہیں، ترناب کے اندر اور صوابی کے اندر لیکن اس کے باوجود ابھی ہماری جو کیبنٹ میٹنگ ہوئی تھی تو سی ایم صاحب نے ایڈوائس کی کہ آپ ایگریکلچرل والوں کے ساتھ بیٹھ کر اس چیز پر کام کریں، ابھی ہم نے تین سو ملین کا اپنا بھی ایک پراجیکٹ لانچ کیا ہے، اس کی سمری سی ایم صاحب کے پاس بھیجی گئی ہے، تو بالکل میں آپ کے ساتھ ایگری کرتا ہوں اور یہی ایک چیز ہے جس سے ہمارے ملک کو فائدہ ہو سکتا ہے، ہم جتنے بھی جو Wild زیتون کے درخت ہے، ان کی گرافٹنگ کی جو بات ہو رہی ہے، اس سلسلے میں ہم نے Already کام بھی کیا ہے، دیر کے اندر ہم نے کام کیا ہے، کئی جگہوں پر ہم نے کام کیا ہے جس کے بہت ہی زبردست قسم کے رزلٹس آئے، وہاں سے ہمیں تیل ملنا بھی شروع ہوا ہے، وہاں سے ہمیں پروڈکٹ بھی ملنی شروع ہو گئی، بالکل میں ایگری کرتا ہوں، ان شاء اللہ اس میں Already تین سو ملین کی ایک سمری ہم نے موو کی ہے اور جو ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ ہے، ان کے ساتھ بیٹھ کے ان ساری چیزوں کو ہم حل کریں گے، ان شاء اللہ نیکسٹ جو ہے، اس کو سی ایم صاحب Represent کریں گے، اس کو سی ایم صاحب نے بلایا ہے، ہم دونوں ڈیپارٹمنٹ بیٹھیں گے اور اس پر کام کریں گے ان شاء اللہ، عنایت صاحب کی اور حمیرا صاحبہ کی جہاں بھی ہمیں ضرورت پڑے تو آپ لوگوں سے ہم Feedback لیتے رہیں گے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his call attention No. 1495, in the House.

جناب احمد کنڈی: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے محکمہ آبپاشی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی نہروں میں پانی کی قلت ہے جس کی وجہ

سے فصلوں کو بروقت اور مطلوبہ ہدف کے مطابق پانی نہیں مل رہا ہے جس سے فصلوں کی پیداوار بھی متاثر ہو رہی ہے اور کاشتکاروں کو بھی کافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ موجودہ صورتحال سے ہر طبقہ زندگی کو متاثر کیا جا رہا ہے، وہاں پر یہی کاشتکار اور کسان بھی دن بدن ان حالات کی وجہ سے روبہ زوال ہیں، لہذا حکومت وقت متعلقہ نہروں میں پانی کی فراہمی یقینی بنائے تاکہ ان کاشتکاروں کی فصلوں کو بروقت پانی مہیا ہونے سے ان کی بے چینی دور ہو سکے اور مزید نقصان سے بچ سکیں۔ ٹائم بچانے کے لئے صرف Just، دو باتیں کروں گا۔ ہم یہاں پر جب ایوان میں آئے، ایک نئی نہر مانگنے کے لئے آئے تھے لیکن ابھی جو ہماری پرانی نہر ہے جس کو سی آر بی سی کہا جاتا ہے وہ سی سی آئی میں ڈسکشن ہو چکی ہے جو وہ واپڈا اسے لے کر ہر پراونس کو دی جا رہی ہے جس کے اوپر ہمارے بڑے اعتراضات ہیں، Kindly اس کو آپ کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں، لطف الرحمان صاحب اور ہم تھوڑا سا اس میں اپنا Input دے دیں گے کیونکہ پہلے یہ Tri party agreement تھا جس کی وجہ سے ہمیں اپنا پانی جو ہماری Quantity ہے وہ نہیں مل رہا ہے، فیوچر میں بھی اس کے اوپر بڑے خدشات ہیں، تو Kindly میری ریکویسٹ ہو گی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Who will respond, ji?

کنڈی صاحب کا آبپاشی کے محکمے سے متعلق کال اٹینشن تھا۔ Kamran, you will respond اور لیاقت صاحب تو نہیں ہیں۔ Is it the desire of the House that call attention No. 1495 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee. 'Question's hour', Question No. 9001, Janab Khushdil Khan Sahib!

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو۔ مسٹر سپیکر! میں اس میں گزارش کروں گا کہ اس کو ذرا آپ سسپینڈ رکھیں کیونکہ یہ آج ہی مجھے ملا ہے اور جواب بھی نہیں آیا ہے، جو تفصیلات میں نے مانگی ہیں وہ تفصیلات بھی اس میں نہیں ہیں، انہوں نے صرف نام لکھا ہے، نام سے یہ پتہ نہیں چلتا ہے، میں جو چاہتا ہوں، میں یہ کہتا ہوں کہ اس کو نیکسٹ سیشن میں، نیکسٹ میٹنگ میں ہو تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو کسچین کو ڈیفر کر لیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو۔

Mr. Speaker: Question No. 9001 is deferred. Question No. 9105, Sahib Zada Sanaullah Sahib, is he around or in the gallery, somewhere.

بعد میں آ جائیں گے، اچانک نمودار ہوں گے، میرے خیال میں کوئسچنز آور جو ہے، اس کو ڈیفر کر لیں، چلو فی الحال پینڈنگ کر لیں اور جھگڑا صاحب کو ٹائم دے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میرا بزنس ابھی بھی رہتا ہے۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! آپ کا بھی آگے لے جاتے ہیں، آپ کو سر سبز نہیں کرنا پڑے گا، ہم ڈیفر کر لیتے ہیں، جھگڑا صاحب! ٹوٹل پانچ سات، دس منٹ رہ گئے ہیں۔

تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! جب اپوزیشن نے شروع میں بات کی تو میں نے خود آپ کو ریکویسٹ کی تھی کہ ان کو بات کرنے دی جائے کیونکہ جب ایسا واقعہ ہوتا ہے تو اس پر افسوس بھی ظاہر کیا جائے تو وہ کم ہے اور یہ سسٹم کے Failures ہیں، اگر یہ سسٹم کے Failures ہیں تو وہ اس ہاؤس میں ڈسکس بھی ہونے چاہئیں اور یہ اپوزیشن کا رائیٹ بھی بنتا ہے کہ وہ اس پر سوال کرے، ایسا واقعہ نہیں ہونا چاہیئے، جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے، ہمیں ضرور استعمال کرنے چاہئیں کہ ہم سسٹم کو اٹھا سکیں اور ان کو اس مقصد کے لئے بھی استعمال کرنا چاہیئے کہ یہاں پر بھی ہم Political Considerations side پر کوشش کریں کہ اس سے کچھ سیکھیں، Particularly صحت کے معاملے میں کیونکہ ہسپتال ہمیشہ ہر کوئی اس وقت جاتا ہے جب اس کو ضرورت ہوتی ہے، اپوزیشن نے Responsibility کی بات کی اور کبھی کبھی میں لوگوں کو سنتا ہوں، یہ کہیں کہ Responsibility جو ہے، ایم ٹی آئیز اٹانومس ہیں، ایم ٹی آئیز بالکل اٹانومس ہیں لیکن Responsibility ultimately گورنمنٹ کی بنتی ہے، اس Responsibility سے ہم Shy away نہیں کریں گے اور اگر گورنمنٹ کی بنتی ہے تو وہاں پر ہیلتھ منسٹر کی بھی بنتی ہے، آج میرے Resignation کے Signs دیکھیں اور وہاں پر بھی میں یہ کہہ دوں، ہم نے ایک پریس کانفرنس کی، اس میں ڈیٹیل سے باتیں وہاں پر بھی ہوئیں، وہاں پر بھی یہ سوال آیا، ایک نہیں دونوں منسٹری میں میرے جو Resignations ہیں، میری جیب میں ہر روز پڑے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر! پولیٹیکل سسٹم کا فائدہ یہ ہے کہ We are accountable to the people and as part of the government, we are accountable to the Chief Minister اور جس دن چیف

منسٹر، چاہے وہ میری ایک منسٹری یا دوسری منسٹری، جس کو بھی وہ دینا چاہیں یا دونوں تو وہ ان کا حق بنتا ہے، Because as a Leader of the Government, he is accountable، جب تک مجھے یہ موقع ہے، Being accountable as a representative to the people، میں نے یہ کوشش کرنی ہے، اچھا واقعہ ہو یا برا واقعہ ہو کہ میں دن رات جو Responsibility دی گئی ہے، اس کو پورا کرنے کی کوشش کروں اور اس لئے میں ایسے واقعے میں کنڈی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ Recognize کیا کہ آج ہم نے بات کی، کچھ دن سیاست کے ہوتے ہیں، کچھ دن پوائنٹ سکورنگ کے ہوتے ہیں، آج میرا یہ حق نہیں بنتا کہ میں پوائنٹ سکورنگ کروں، صرف آج جہاں تک ممکن ہے کہ میں اپوزیشن کے، پبلک کے اور میڈیا کے سوالوں کا جواب دوں گا، ایک چیز جو بار بار پوچھی جاتی ہے کہ ہیلتھ سسٹم Continuously Improve اگر ہوا ہے تو ایسے سوال اور واقعے کیوں ہوتے ہیں؟ یہ بھی ایک جائز سوال ہے اور اس پر بھی As the Health Minister, as someone who was not even in the country at the time of the last government، یہ اس پر میں Stand کروں گا کہ ہیلتھ سسٹم میں Improvement آئی ہے لیکن آج وہ دن بھی نہیں ہے کہ میں اپوزیشن کے سوالوں کا جواب اور میں ہیلتھ سسٹم کی Improvement کو دوبارہ ذکر کروں، اس کا دن بھی علیحدہ وہ آئے گا، آج ہم سب کو ان لوگوں کے غم میں شریک ہونا چاہیئے جن کے رشتہ داروں کی جانیں ضائع ہوئی ہیں، تو صرف میں یہ سٹیٹمنٹ ریکارڈ کر کے جتنا بھی آپ ہیلتھ سسٹم کو Improve کریں، Improvement کی گنجائش اور بہت ہو گی اور ہمیں اس Improvement کے لئے As the government بھی کام کرنا پڑے گا، ہمیں اپوزیشن کی Help کی بھی ضرورت ہو گی، باوجود یہ کہ وہ ہمارے اوپر تنقید کرے اور اس میں بھی کہ وہ Flaws point out کریں جس پر ہم کام کریں، And this is true, whether I am the Health Minister or anyone else is the Health Minister، یاد رکھیں کہ جو پرسوں کے واقعے نے ثابت کیا، یہ کہ ہیلتھ سسٹم میں جو بھی کام ہو یا نہ ہو، ریزلٹ اس کا لوگوں کی جانوں میں ہوتا ہے۔ جناب سپیکر! میں صرف دو تین باتیں On the record لانا چاہتا ہوں، جب کل شام یہ واقعہ ہوا تو میں نو سے تقریباً بارہ بجے تک جو لوکل ایم این ایز ہیں، ارباب شیر علی جو اس واقعے کے دوران بھی وہاں پر Present تھے اور جو ایم پی اے ہے، پیر فدا صاحب ان کی Presence میں بورڈ کے ساتھ اور ہاسپٹل کی مینجمنٹ کے ساتھ تین گھنٹے کی ایک میٹنگ کی اور جو چیف منسٹر صاحب کی ہدایت تھی کہ At least as far as the

government is concerned، ایک ہم نے کچھ چھپانا نہیں ہے، دوسرا ہم نے ایکٹ کرنا ہے تو سپیڈ میں وہاں پر پہلے جو چوبیس گھنٹے ہوئے ہیں کہ اس میں صرف بورڈ آف گورنرز جو ابھی نیا لگا ہوا ہے، تین مہینے ہوئے ہیں، میں یہ Appreciate کروں گا کہ انہوں نے یہ رپورٹ Within 24 hours میں بنائی، یاد رکھیں کہ بورڈ میں پی ٹی آئی کے ممبرز نہیں ہیں، ہم نے صرف انٹرویوز کئے، یاد رکھیں کہ بورڈ کا مینجمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے، میرا پرسنل میسج بھی ان کو یہ تھا کہ Don’t spare anyone and don’t hide anything کیونکہ ایسے ٹائم میں ہم صرف Improvement لا سکتے ہیں، اگر ہم یہ Principle apply کریں، انہوں نے پہلا ٹیسٹ تو پاس کر دیا لیکن یہ صرف پہلا قدم تھا، جانیں ضائع ہوئی ہیں، ابھی آج ہماری چیف منسٹر صاحب کی لیڈرشپ میں میٹنگ ہوئی، اس میں منسٹر لاء بھی موجود تھے، منسٹر انفارمیشن بھی موجود تھے، چیف منسٹر صاحب اور منسٹر لیبر شوکت یوسفزئی بھی موجود تھے، چیف منسٹر صاحب نے یہ ہدایت کی کہ پانچ دن کے اندر کیونکہ یہ پارلیمانی انکوائری ہے، جو ایکشن لیا گیا وہ سب کے سامنے ہے لیکن This is not sufficient کہ پانچ دن کے اندر جو ابھی Next steps ہیں، Both in terms of who is responsible اور اس کے ساتھ جو ہسپتال کے، اپنے سسٹم کو اپنے پراسیس کو Improve کرنے کے لئے وہ جمع کے دن تک سامنے آئے اور جہاں بھی حکومت کو یہ لگے کہ اگر Anything has been swept under the carpet، کوئی چیزیں اگر چھپائی جا رہی ہیں تو ہم بالکل ایک Independent inquiry order کریں گے بلکہ شاید ویسے ہی اگر For whatever reason we feel that necessary ہم بالکل کریں گے، ہمیں ہیلتھ سسٹم کی Improvement چاہیئے، یہاں پر ہم جانوں کے ساتھ بالکل بھی نہیں کھیلیں گے۔ جناب سپیکر! یہ بھی ایک فیصلہ کیا کہ اس میں Continuously کچھ لوگوں نے آف دی ریکارڈ یہ بھی پوچھا کہ کیوں آپ ایسی انکوائری کو پبلک کرنا چاہتے ہیں؟ ہم ایسی انکوائریز کو پبلک کریں گے، آپ دیکھیں گے، شاید کچھ آنریبل ممبرز نے رپورٹ نہیں پڑھی تھی، میں صرف یہ ریکویسٹ کروں گا کہ وہ ضرور پڑھیں، یہ چار پیجز ہیں، اس میں Directly جو ہاسپٹل کے سسٹم کے Flaws ہیں وہ بالکل واضح طور پر بتائے گئے ہیں، اب احتساب بھی کرنا ہے لیکن ان Flaws کو بھی Remove کرنا ہے، اکثر رپورٹس ایسی نہیں ہوتیں، اکثر رپورٹس وہ سالوں سے سامنے نہیں آتیں، جیسے یہ بھی سامنے آئی ہے، آگے ان شاء اللہ اگلے پانچ دن میں وہ ایکشن بھی سامنے آئے گا۔ In terms of the facts of the case دو تین چیزیں میں صرف کلیئر کرنا چاہتا

ہوں کیونکہ ایسے واقعات پر لوگوں کے جذبات کو وہ نہیں Inflame کرنا چاہیئے، نمبر ایک، اس واقعے کی وجہ سے چھ جانیں ضائع ہوئیں، اس پر ہم Continuously ان Charges میں پانچ کورونا وارڈ میں، ایک وہ نان کورونا آئی سی یو میں، ایک ساتویں ڈیتھ جو رپورٹ ہوئی تھی، اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا، جناب سپیکر! جانیں چھ نہیں، جان اگر واقعے میں ایک بھی جائے تو That is one life too many، میں صرف Again یہ ریکارڈ کے لئے کلیئر کر رہا ہوں کیونکہ ہمیں Again جب یہ واقعہ ہو گیا تو نمبر ایک ہو، چھ ہو، چھ سے زیادہ ہو، اس سے فرق نہیں پڑتا، ہمیں Immediately ایکشن لینا چاہیئے اور یہ بھی Goes without saying کہ ایسے واقعے کبھی بھی نہیں ہونے چاہئیں، We should look to the day کہ ایسے واقعے وہ نہ ہوں۔ دوسری چیز On the record وہ یہ کہ اگر آپ رپورٹ پڑھیں تو اس میں یہ بھی ظاہر ہے، میں وہ Preliminary facts حقائق سامنے لانا چاہتا ہوں کہ آسان طریقہ ہو تاکہ آپ اس کمپنی کو جو آکسیجن لا رہی ہے وہ Blame کرتے، کورونا کے مریض جو ہیں وہ پورے پاکستان میں زیادہ ہو رہے ہیں لیکن The fact remains کہ سات یا آٹھ بجے جب آکسیجن کے لیول کو مانیٹر کیا جانا چاہیئے تھا وہ اس وقت نہیں ہوا اور بارہ بجے تک نہیں ہوا، اس وقت یہ سیچویشن سامنے آئی جس وقت مریضوں کو تکلیف ہوئی۔ جناب سپیکر، یہ واقعہ میں نے Personally feel کیا ہے، میرا ایک بہت قریبی دوست، ایک ووٹر، ایک کونسلر وہاں کے ٹی ایچ میں تھا، میرے سٹاف کو اس وقت پتہ چلا جب اس کے بھائی نے فون کیا اور وہ بھی وہاں پر پوری رات موجود تھے، میں پشاور میں نہیں تھا ورنہ میں بھی وہاں پر ہوتا، اس کی تکلیف بھی وہ Personally محسوس کی ہے، اس کی Accountability سے نہ میں Personally بھاگوں گا، نہ یہ گورنمنٹ بھاگے گی، ان شاء اللہ اس کو بھی وہ ہم استعمال کریں گے، اس ہاسپٹل کی Improvement کے لئے بھی اور پورے سسٹم کی Improvement کی سپیڈ کی تیزی کے لئے بھی۔ جناب سپیکر! ان میں سے میں صرف ایک Personal plea وہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سسٹم جو میں نے نو مہینے ہیلتھ کا دیکھا ہے، Improvement آئی ہے لیکن اگر آپ ہمارے Traditional System کو دیکھیں تو کوئی قبائلی اضلاع کے اور ہمارے ملا کر پندرہ سو ہمارے پاس ہیلتھ اسٹبلشمنٹس ہیں جن میں ہمارے ایم ٹی آئیز جن میں ہمارے ڈی ایچ کیوز، ٹی ایچ کیوز، کیٹگری اے، بی، سی، ڈی، آر ایچ سیز، بی ایچ یوز، ڈسپنسریز ساری شامل ہیں جو پرانا طریقہ تھا، ایک وقت میں شاید کام کرتا تھا لیکن پندرہ سو اسٹبلشمنٹس، پینتیس ڈی ایچ اوز، دو سو ایم ایس ایس، ایک ڈی جی کو رپورٹ نہیں کر سکتے، اگر ایسا ہو گا تو

ایک آفس جو ہے وہ پندرہ سو ہیلتھ اسٹیبلشمنٹس کو دیکھے گا اور ہم وہ ریفارمز کا پراسیس آگے نہیں بڑھائیں گے تو پھر ہمارا سارا سسٹم اس کا انعقاد اس پر ہو گا، کوئی مجھے فون کرے، سیکرٹری صاحب کو فون کرے، چیف منسٹر صاحب کو فون کرے، وہ جو Personal intervention کا سسٹم ہے وہ نہیں چل سکتا، یہ ایم ٹی آئیز ایکٹ اس لئے بنا تھا، اس کی Implementation میں خامیاں ضرور ہوں گی، بلکہ ہیں لیکن Some form of devolution is the way forward ایک بڑا ہسپتال ایک بڑا ادارہ ہوتا ہے، یہاں پر تو نہیں، باہر ملکوں میں ایسے کمپلیکس سسٹمز میں ایکسیڈنٹس ہوتے ہیں لیکن اگر ہم صرف ایک منسٹر یا ایک سیکرٹری یا ایک ڈی جی کے تھروان کو چلانے کی کوشش کریں تو وہ نہیں چلیں گے، مجھے پتہ ہے، اس میں مجھے اپوزیشن کے ممبرز سے بھی بڑی اچھی تجاویز ملی ہیں، عنایت خان سے بھی وہ ملی ہیں جو خود ہیلتھ منسٹر رہ چکے ہیں، Implementation میں خامیاں آئیں گی لیکن I think ایسے ٹائم پر اگر اپوزیشن پولیٹیکل پوائنٹ سکورنگ بھی کرے، مجھے کوئی کہہ رہا تھا، میں نے کہا یار میں نے دو تین دن جارحانہ تقاریر کی ہیں، آج بھی میں نہ سنو تو کب سنوں گا؟ But یہ ضروری ہے کہ یہاں پر ہم تھوڑا سا Personally بھی ریفلکٹ کریں، یہ سسٹم کس سپیڈ سے ترقی کرتا ہے یا نہیں کرتا، اس میں ہم سب کا Personally بھی ہاتھ ہوتا ہے، اگر ہم یہ کمٹمنٹ کر دیں یا یاد رکھیں، یہاں پر کیا ہوا تھا، دو چیزوں کی میں صرف وہ کرتا ہوں، ایک یہ کہ جو سٹاف تھا، ہاسپٹل میں Responsibility تو Always جو ہے وہ ہمیشہ اوپر جائے گی لیکن جو سٹاف تھا، سات بجے سے بارہ بجے تک جو لوگ Directly وہاں پر اس ڈیوٹی کے لئے لگائے گئے تھے وہ Present نہیں تھے، یہ ہمارا ایک پبلک سیکٹر کا ایک Job culture کیوں ہے؟ ایسا کوئی ہے جو ہم سب ووٹرز کے پریشر میں آکر اور صرف ہم نہیں پورا سسٹم جا کر کہتے ہیں کہ فلاں کی سزا بنتی ہے لیکن خیر ہے، اس کو ایک اور موقع دے دیں یا چلیں پشاور میں پہلے سے ڈاکٹرز زیادہ بہت ہیں لیکن فلاں کو وہاں سے پشاور ٹرانسفر کر دیں، اگر ہم اس سسٹم کی ان باریکیوں میں رہیں گے اور یہ نہیں دیکھیں گے کہ کچھ چیزیں سیاست میں گورنمنٹ اور اپوزیشن کی بھی اس سے بالاتر ہونی چاہئیں، ہسپتال سب کے لئے ہوتا ہے، اس لئے آج میں نہ ہیلتھ کارڈ پر بات کروں گا نہ کسی اور جو ہم بڑا پراجیکٹ کر رہے ہیں، اس پر بات کروں گا کیونکہ یہ ہمارے ہسپتال کا ایک Failure ہے، سب سے پہلے ہم نے اس ہسپتال کو Improve کرنا ہے، اس کے بعد جو General lessons ہیں وہ باقی ہیلتھ سسٹم میں بھی وہ لگانے ہیں لیکن یہ جو سسٹم کو بگاڑنے یا اس میں ایشوز پیدا کرنے اس میں ہم سب کو پتہ ہے کہ صرف پولیٹیکل سٹیک

ہولڈرز بھی نہیں، پورا سسٹم وہ لوگوں کی ٹرانسفر، لوگوں کی پوسٹنگز، سزا اور جزا کا سسٹم Oppose کرنا یہ ساری چیزیں اس میں Contribute کرتی ہیں۔ ایک اور مثال جو ابھی میں نے خود جو رپورٹ پڑھی، اس میں ایک چیز ہے وہ سامنے آئی، ابھی اگلے چار پانچ دن میں اس کی ڈیٹیل سامنے آئے گی کہ آکسیجن ٹینک اگر دس ہزار کیوبک میٹر کا تھا تو وہ ہر روز کوئی تین ہزار کیوبک میٹر کی اس میں فلنگ ہوتی تھی، بیک اپ Facility کا تو میرے خیال میں تب ایشو ہوتا جب دس ہزار کیوبک میٹر بھی Utilize ہوتی، یہاں پر تو تین ہزار میٹر وہ ہر روز Fill ہوتی لیکن اب سوال دو تین بنتے ہیں جن کو Explore کرنا ہے، نمبر ایک، آیا یہ اس لئے کہ نہ کبھی کے ٹی ایچ کی ہسٹری میں، تاریخ میں سو مریض ہائی فلو آکسیجن یا وینٹیلیٹر پر ایک وقت میں نہیں ہوں گے، رائیٹ یہ تھا کہ یہ مریض پچھلے دو تین ہفتوں میں بڑھے، رائیٹ اب یہ ہے۔ آیا یہ اس لئے کہ آکسیجن کی ملک کی سطح پر چار پانچ کمپنیز ہیں جو پورے پاکستان میں بڑے ہاسپٹلز کو آکسیجن کی سپلائی کرتی ہیں، آیا پورے ملک میں آکسیجن کی پروڈکشن کی سپلائی اور ڈیمانڈ میں ایشو ہے، آیا یہ اس لئے کہ جو ہم سب مل کے Let us say procurement، اس دن بھی یہ بات ہوئی، اس کو بھی میں آج سے سیاسی نہیں بناؤں گا لیکن آیا جو ہم غلط ٹائم پر غلط سوال اٹھا کے Again یہ ثبوت دیکھ کر پھر پتہ چلنا ہے لیکن آیا ہاسپٹل کی جو ایڈمنسٹریشن ہے، اس نے تین ہزار سے زیادہ ڈیمانڈ بھی کی یا نہیں کی، کیا اس لئے تو نہیں کی کہ وہی پروکیورمنٹ اور آڈٹس جو ہیں، ایک رگڑا اور دوسرا رگڑا کھانے سے وہ بچنے کے لئے کرتے ہیں، اس دن بھی میں نے تھوڑی جذبات میں تقریر کی، وہ اس لئے کی کیونکہ ہر روز میں یہی دیکھتا ہوں کہ ہم اپنے آفیسرز کو اور اس میں بڑے ایماندار آفیسرز ہیں، جب ایک بار ان کو یہ لگے کہ ان کے ساتھ ناجائز سلوک ہو رہا ہے اور ناجائز الزام لگ رہا ہے تو پھر ان کی Willingness to take risk جو ہے وہ کم ہو جاتی ہے، ہمیں وہ بڑھانی ہے تو یہ ان میں دو پوائنٹس بتا کے Personal plea میں نے یہی کی کہ جب ہم اس صوبے کی پارلیمنٹ ہونے کے ناطے صرف گورنمنٹ اور اپوزیشن نہیں، ہم ابھی یہ بتائیں گے، یہ فیصلہ کریں گے کہ یہ دو تین چیزیں ہم Collectively کریں گے، یہ سسٹم پھر ایسا Improve نہیں ہوگا، اس میں شاید کل ہمارے اپنوں کی اکبر خان کا، سلطان خان کا، شوکت خان کا، سردار یوسف صاحب کا میرا اپنا کوئی رشتہ دار ہو سکتا ہے، یہ جانیں بھی اور اس پر Depend کرتی ہیں کیونکہ ہر کوئی چاہے تو وہ اتنا پریویلج بھی ہو کہ اس ہاؤس کا ممبر ہو اور وہ اپنی فیملیز کو ایمرجنسی میں کراچی اور لاہور وہ نہیں بھیج سکتا تو اب ہم نے یہ اگلے چار پانچ دن میں پھر اس کے بعد ان چیزوں کا تعین بھی کرنا ہے، اگر ضرورت پڑی، ہم

صرفIndependent audit, independent enquiry butایک ٹیکنیکل آڈیٹ بھی بلائیں گے ،اگر ہمیں اس سیچویشن کااگلے چھ مہینوں میں سامنا کرنا ہے تو کون سے وہ بیک اپ پر اسیسز ہونے چاہئیں جو کہ ایسا حادثہ صرف خیبر پختونخوا میں نہیں پورے پاکستان میں وہ بچ جائے، میں نے کوشش کی ہے کہ آج With the utmost humility، میں یہ تقریر کروں، مجھے نہ منسٹری کی پرواہ ہے، نہ مجھے اس کی پرواہ ہے کہ میری تنقید کم ہو یا زیادہ ہو، اگر ایسے حادثے کے بعد لوگ ہیلتھ منسٹر سے سوال نہیں اٹھائیں گے تو کس سے اٹھائیں گے ؟ میں نے اپنا جواب اس لئے آج صرفOn the record دینا چاہا تا کہ اپنی طرف سے گورنمنٹ کی طرف سے یہ ریکارڈStraight ہو، ہم نے اس پر ڈیٹیل سے بات کی اور وہ پریس میں بھی کی ہے، ان شاءاللہ جب مزید حقائق آئیں گے تو وہ بھی اس معزز ایوان میں Share ہوں گے اور یہاں پر اس پر بھی ڈیبیٹ ہونی چاہیئے تاکہ اس سے ہم Collectively lesson لے سکیں، وہ ہم مل لیں گے اور اپوزیشن کے تعاون سے لیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Discussion on Adjournment Motion No. 220 of Ms. Nighat Orakzai, item No. 14 is deferred.

اور اس پر اگلے اس میں بحث کر لیں گے۔

The sitting is adjourned till 02:00 p.m., Tuesday, the 8th December, 2020.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 8 دسمبر 2020ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)